روزنامہ
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
The ALFAZL Daily

صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے
1913ء سے جاری شدہ

☎ 047-6213029
C.P.L FR-10

18 جون 2016ء
18 احسان 1395ہش

Web: http://www.alfazl.org Email: editor@alfazl.org

الفضل کے چند خدمت گزار

مکرم سردار احمد صاحب خوشنویس

مکرم منشی نورالدین صاحب خوشنویس

مکرم سید محمد باقر صاحب خوشنویس

مکرم منشی محمد اسماعیل صاحب خوشنویس
52 سال کام کیا

مکرم سید خورشید بخاری صاحب خوشنویس

مکرم ماسٹر منظور احمد صاحب خوشنویس

مکرم سید مبشر حسین صاحب خوشنویس

مکرم حمیدالدین صاحب خوشنویس

مکرم شیخ عبدالماجد صاحب خوشنویس

مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب پروف ریڈر

مکرم محمود انور چیمہ صاحب خوشنویس

مکرم احمد حسین صاحب (1914ء تا 1998ء) ہیڈ کاتب الفضل
الحکم اور بدر میں بھی کام کیا۔ جماعتی خدمت کا دور 1928ء تا 1985ء

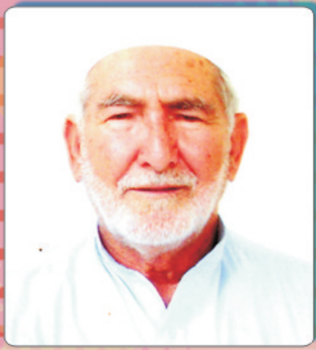
مکرم خواجہ نذیر احمد صاحب فولڈر

مکرم عبدالغنی صاحب فولڈر

مکرم محمد ارشد صاحب خوشنویس
25 سال کام کیا

مکرم شاہد محمود صاحب فولڈر

مکرم ماسٹر رحمت علی صاحب۔ انسپکٹر الفضل

مکرم شاہد محمود تنویر صاحب فولڈر

مکرم محمد رفیق احمد صاحب خوشنویس

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ہفتہ 18 جون 2016ء 12 رمضان 1437 ہجری 18 احسان 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 139

سورۃ القلم کی پیشگوئیاں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

سورۃ القلم لفظ ''ن'' سے شروع ہوتی ہے جس کا ایک معنی دوات کا ہے اور قلم سے لکھنے والے تمام اس کے محتاج رہتے ہیں اور انسان کی تمام ترقیات کا دور قلم کی بادشاہی سے شروع ہوتا ہے۔ اگر انسانی ترقی میں سے تحریر کو نکال دیا جائے تو انسان جہالتوں کی طرف لوٹ جائے اور پھر کبھی اسے کوئی علمی ترقی نصیب نہیں ہوسکتی۔

الفضل کا مطالعہ کرنے اور اس کی خریداری بڑھانے کے لئے خلفاء سلسلہ کی تحریکات وہدایات

حضرت خلیفۃ المسیح الاول

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے 1913ء میں اخبار الفضل کے اجرا سے قبل استخارہ کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں اجازت کے لئے عرض کیا تو آپ نے فرمایا:۔

''جس قدر اخبار میں دلچسپی بڑھے گی خریدار خود بخود پیدا ہوں گے۔ ہاں تائید الٰہی، حسن نیت، اخلاص اور ثواب کی ضرورت ہے۔ زمیندار، ہندوستان، پیسہ میں اور کیا اعجاز ہے وہاں تو صرف دلچسپی ہے اور یہاں دعا نصرت الٰہیہ کی امید بلکہ یقین تو کلاً علی اللہ کام شروع کردیں''۔

الفضل کا نام بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے عطا فرمایا اور الفضل 1914ء کے ایک اداریہ میں درج ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا:۔

مجھے رؤیا میں بتایا گیا ہے کہ الفضل نام رکھو۔

(الفضل 19 نومبر 1914ء ص3)

چنانچہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اس مبارک انسان کا رکھا ہوا نام ''الفضل'' فضل ہی ثابت ہوا۔

حضرت مصلح موعود

حضرت مصلح موعود بانی الفضل نے جلسہ سالانہ 27 دسمبر 1941ء پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''دوستوں کو اخبارات کی اشاعت کی طرف خاص طور پر توجہ کرنی چاہئے اور دوسروں کو بھی اس کی تحریک کرنی چاہئے۔ ہماری جماعت اتنی ہی نہیں جتنی یہاں موجود ہے۔ ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سے بہت زیادہ ہے۔...... لوگ غیر ضروری باتوں پر روپے خرچ کردیتے ہیں۔ امراء کے گھروں میں بیسیوں چیزیں ایسی رکھی رہتی ہیں جو کسی کام نہیں آتیں۔......ایسی غیر ضروری چیزوں پر تو لوگ روپے خرچ کردیتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی باتوں پر نہیں کرتے۔ ان کے متعلق کہہ دیتے ہیں کہ وہ دہرائی جاتی ہیں حالانکہ اخبارات نہ صرف ان کے فائدہ کی چیز ہیں بلکہ ان کی اولادوں کے لئے بھی ضروری ہیں۔ میں تو یہاں تک کوشش کرتا ہوں کہ جہاں تک ہوسکے ایک کتاب کی کئی کئی جلدیں مہیا کرکے رکھوں۔ ...... بعد میں ان کے لئے ان کا حاصل کرنا مشکل ہوگا۔......

سلسلہ کے اخبارات میں سے الفضل روزانہ ہے۔ جہاں کوئی فرد نہ خرید سکے وہاں کی جماعتیں مل کر اسے خریدیں۔ مجلس شوریٰ میں بھی اس سال یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ جن جماعتوں کے افراد کی تعداد بیس یا اس سے زیادہ ہے وہ لازمی طور پر روزانہ الفضل خریدیں ...... دوستوں کو چاہئے کہ کثرت سے ان اخبارات اور رسائل کو خریدیں اور انہیں خریدنا اور پڑھنا ایسا ہی ضروری سمجھیں جیسا زندگی کے لئے سانس ضروری ہے۔ یا جیسے وہ روٹی کھانا ضروری سمجھتے ہیں۔......''

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

''سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر گھر میں الفضل پہنچے اور الفضل سے ہر گھر فائدہ اٹھا رہا ہو۔ ابھی جماعت کے حالات ایسے ہیں کہ شاید ہر گھر میں الفضل نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن جماعت کے حالات ایسے نہیں کہ ہر گھر اس سے فائدہ بھی نہ اٹھا سکے۔ اگر ہر جماعت میں الفضل پہنچ جائے اور الفضل کے مضامین وغیرہ دوستوں کو سنائے جائیں تو ساری جماعت اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ خصوصاً خلیفہ وقت کے خطبات اور مضامین اور درس اور ڈائریاں وغیرہ ضرور سنائی جائیں۔ خصوصاً میں نے اس لئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ وقت کو امر بالمعروف کا مرکزی نقطہ بنایا ہے۔...... ہر جماعت میں کم از کم ایک پرچہ الفضل کا جانا چاہئے اور اس کی ذمہ داری امراء اضلاع اور ضلع کے مربیان پر ہے اور اس کی تعمیل دو مہینے کے اندر اندر ہوجانی چاہئے۔ ورنہ بعض دفعہ تو میں یہ سوچتا ہوں کہ ایسے مربیوں کو جو ان باتوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے کام سے فارغ کردیا جائے اگر ان لوگوں نے خلیفہ وقت کی آواز جماعت کے ہر فرد کے کان تک نہیں پہنچانی تو اور کون پہنچائے گا اس آواز کو اور اگر وہ آواز جماعت کے کانوں تک نہیں پہنچے گی تو جماعت بحیثیت جماعت متحد ہوکر غلبہ (۔) کے لئے وہ کوشش کیسے کرے گی جس کی طرف اسے بلایا جارہا ہے۔ پس الفضل کی اشاعت کی طرف جماعت کو خاص توجہ دینی چاہئے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو الفضل خریدنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کے کانوں تک وہ آواز پہنچنی چاہئے جو مرکز کی طرف سے اٹھتی ہے۔''

(روزنامہ الفضل 28 مارچ 1967ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

جلسہ سالانہ 1982ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے الفضل کی اشاعت 10 ہزار تک بڑھانے کی تحریک فرمائی اور جب مارچ 1984ء میں مینیجر الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی گئی جس میں یہ ذکر تھا کہ ماہ فروری 1984ء میں الفضل کی اشاعت سات ہزار تھی (خطبہ نمبر کی اشاعت آٹھ ہزار تھی) اس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔

''ابھی تک اشاعت تھوڑی ہے۔ دس ہزار تو میں نے کم سے کم کہی تھی۔ پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے''۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایڈیٹر الفضل کے نام خط میں تحریر فرمایا:

''بڑی توجہ سے الفضل کا مطالعہ کررہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن بدن ترقی کررہا ہے۔ ...... میں دعا میں اس نکتے کو یاد رکھتا ہوں کہ الفضل کی زبان محض 32 دانتوں میں نہیں بلکہ 32 دشمن دانتوں میں گھری ہوئی عمدگی سے مافی الضمیر ادا کرنے کی توفیق پارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی حفاظت فرمائے۔ چشم بد دور۔ اپنے ساتھیوں کو میری طرف سے محبت بھرا سلام کہیں۔......قارئین الفضل تک میرا محبت بھرا سلام اور سال نو کی مبارک بھی پہنچادیں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔''

(الفضل 18 جنوری 1989ء ص1)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین نو کلاس مورخہ 12 دسمبر 2010ء میں فرمایا:۔

''الفضل اخبار جو ہے اس میں مختلف مضمون لوگ لکھتے ہیں۔ تو اس کی اشاعت بہت کم تھی۔ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خطبہ میں کہا کہ لوگ الفضل نہیں پڑھتے کہ اس میں تو بہت سے مضمون آتے ہیں، ہم نے پڑھے ہوئے ہیں، ہمارا اتنا علم ہے۔ جیسے لوگ مضمون لکھتے ہیں اتنا ہمیں علم ہے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس پر لکھا کہ شاید لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ الفضل کوئی ایسی کام کی چیز نہیں ہے، ہمارا علم اس سے زیادہ ہے۔ ان کا شاید علم زیادہ ہوتا ہو لیکن میرا علم تو اتنا زیادہ نہیں میں تو الفضل روزانہ پڑھتا ہوں اور کوئی نہ کوئی نئی بات مجھے پتہ لگ جاتی ہے۔

اور وہ آدمی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے الہام کیا تھا کہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ ان کو تو علم مل رہا ہے الفضل سے اور بعض جو نام نہاد ہوتے ہیں اپنے آپ کو صرف ظاہر کرنے والے ہم بہت علمی آدمی ہوگئے ہیں، ان کو نہیں ملتا تو نہ ملے۔ اس لئے ہر چیز جو یہاں سنو کسی نہ کسی میں کوئی کام کی بات ہوتی ہے۔ ہر لڑکا جو کہتا ہے کچھ نہ کچھ بات، کام کی بات کرجاتا ہے۔''

(الفضل 18 جون 2011ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 8 روپے

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

احمدی صحافت کا اولین دور اور شمع امام الزماں کے پروانے

اگر گردش ایام تخیل کی آنکھ سے سیدنا وامامنا حضرت مصلح موعود کو 27 دسمبر 1937ء کے سٹیج سے خطاب کرتے ہوئے مشاہدہ کرے گی اور اس کے کان میں قدرت ثانیہ کے دوسرے موعود مظہر کی زبان مبارک سے یہ دلربا آواز بذریعہ لاؤڈ سپیکر سنائی دینے لگے گی کہ:

”جماعتی معاملات میں افراد کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتے بلکہ کبھی زندہ نہیں رہ سکتے جب تک ان کا جڑ سے تعلق نہ ہو اور اس زمانہ میں یہ تعلق پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ اخبارات ہیں انسان کسی جگہ بھی بیٹھا ہوا ہو اگر اسے سلسلہ کے اخبارات پہنچتے رہیں تو وہ ایسا ہی ہوتا ہے جیسے پاس بیٹھا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے میں اب بول رہا ہوں گو عورتوں کا جلسہ بہت دور ہے مگر لاؤڈ سپیکر کی وجہ سے وہ بھی میری تقریر سن رہی ہیں۔ اگر لاؤڈ سپیکر نہ ہوتا تو انہیں کچھ علم نہ ہوتا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ پس لاؤڈ سپیکر نے عورتوں کو میری تقریر کے قریب کر دیا اسی طرح اخبارات دور رہنے والوں کو قوم سے وابستہ رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ الحکم اور بدر ہمارے دو بازو ہیں۔ گو بعض دفعہ یہ اخبارات ایسی خبریں بھی شائع کر دیتے تھے جو ضرر رساں ہوتی تھیں مگر چونکہ ان کے فوائد ان کے ضرر سے زیادہ تھے اس لئے حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ ہم ایسا محسوس کرتے ہیں جیسے یہ دو اخبارات ہمارے دو بازو ہیں۔ دو بازو ہونے کے یہی معنی ہیں کہ ان کے ذریعہ ہمارا جو بازو ہے یعنی جماعت وہ ہم سے ملا ہوا ہے۔ پھر اس زمانہ میں ہمارے اخبارات کی طرف احباب کو بہت توجہ ہوا کرتی تھی حالانکہ جماعت اس وقت آج سے دسواں یا بیسواں حصہ تھی۔ چنانچہ بدر کی خریداری ایک زمانہ میں چودہ پندرہ سو رہ چکی ہے، اسی طرح الحکم کے خریداروں کی تعداد ایک ہزار تک تھی بلکہ الحکم نے تو ایک دفعہ روزانہ ہونے کی صورت بھی اختیار کر لی تھی تو جماعت کے دوست اس زمانہ میں کثرت سے اخبارات خریدتے تھے بلکہ جو پڑھے لکھے نہیں تھے بعض دفعہ وہ بھی خریدتے اور دوسروں کو پڑھنے کیلئے دے دیتے اور سمجھتے کہ یہ بھی (۔) کا ایک ذریعہ ہے۔ مجھے یاد ہے میاں شیر محمد صاحب جو بنگہ کے رہنے والے تھے انہوں نے بہت سے احمدی کئے۔ ایک دفعہ جب میں ان کے علاقہ میں گیا تو دوستوں نے مجھے بتایا کہ ان کے ذریعہ کئی آدمی احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ میں نے جب ان سے گفتگو کی تو معلوم ہوا کہ وہ بالکل سیدھے سادے آدمی ہیں اور عمدگی سے بات تک بھی نہیں کر سکتے۔ آخر میں نے دریافت کیا کہ یہ کس طرح (۔) کرتے ہیں تو دوستوں نے مجھے بتایا کہ یہ یکہ بان ہیں اور الحکم باقاعدہ منگواتے ہیں۔ جب کوئی مسافر ان کے یکہ میں بیٹھ جاتا ہے اور یہ شکل صورت سے پہچان لیتے ہیں کہ یہ لڑاکا اور بدمزاج نہیں تو اسے کہتے ہیں ایک اخبار میرے نام آیا ہے میں پڑھا ہوا نہیں آپ مہربانی فرما کر مجھے پڑھ کر سنا دیں۔ اس پر انہوں نے الحکم نکال کر اس کے سامنے رکھ دینا اور اس نے سنانا شروع کر دینا۔ یہ ہاں ہاں ہوں ہوں کرتے جاتے اور نتیجہ یہ ہوتا کہ کئی لوگ یکہ سے اترتے اترتے کہتے کہ یہ اخبار کہاں سے نکلتا ہے اس میں جس مدعی ماموریت کی باتیں لکھی ہیں اس کا پتہ ہمیں بھی بتاؤ تا کہ ہم اس سے ملیں اور اس طرح کئی آدمی ان کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہو گئے۔

اب وہ پڑھے ہوئے نہیں تھے مگر انہوں نے اس لئے اخبار منگوانا ترک نہیں کیا کہ جب میں نہیں پڑھ سکتا تو اخبار منگوانے کا کیا فائدہ ہے بلکہ وہ برابر اخبار منگواتے رہے اور انہوں نے سمجھا کہ پڑھے ہوئے تو اخبار کے ذریعہ اپنا گھر پورا کر لیتے ہیں۔ میں اگر پڑھا ہوا نہیں تو اسی طرح ثواب میں شامل ہو سکتا ہوں کہ اخبار منگواؤں اور غیر احمدیوں کو پڑھنے کیلئے دے دوں تو اس زمانہ میں دوستوں کو اخبارات کی طرف بہت زیادہ توجہ تھی اور اسی کا یہ نتیجہ تھا کہ باوجود اس بات کے اس وقت چند ہزار کی جماعت تھی آج کی نسبت اخبارات کی خریداری بہت زیادہ تھی اور جماعت میں ایک عام بیداری پائی جاتی تھی۔ ہر شخص ”الحکم“ اور ”بدر“ میں شائع شدہ ڈائری پڑھتا اور یوں محسوس کرتا کہ گویا وہ قادیان میں بیٹھا ہے اور اسے حضرت مسیح موعود کی صحبت حاصل ہے لیکن اب جوں جوں جماعت بڑھ رہی ہے اخبارات کی طرف توجہ بہت کم ہو رہی ہے اور ایک خطرناک مرض ہے جس کا علاج بہت جلد ہونا چاہئے۔ اس وقت ہماری جماعت میں جو دوست ان پڑھ ہیں وہ سب کے سب میاں شیر محمد صاحب والا عرفان نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں کہ ہم ان پڑھ ہیں ہم اخبار منگوا کر کیا کریں اور جو پڑھے ہوئے ہیں ان میں سے بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمیں اس بات کی توفیق ہی نہیں کہ ہم الفضل منگوائیں اور اس طرح پڑھے ہوؤں میں سے بھی ایک حصہ محروم رہ جاتا ہے۔ پھر ایک طبقہ ایسے لوگوں کا بھی ہے جو اپنے آپ کو ارسطو اور افلاطون کا بھائی سمجھتے ہیں انہیں توفیق بھی ہوتی ہے اور اخبار کی خریداری کی استطاعت بھی رکھتے ہیں مگر جب کہا جاتا ہے کہ آپ ”الفضل“ کیوں نہیں خریدتے تو کہہ دیتے ہیں اس میں کوئی ایسے مضامین نہیں ہوتے جو پڑھنے کے قابل ہوں۔ ان کے نزدیک دوسرے اخبارات میں ایسے مضامین ہوتے ہیں جو پڑھے جانے کے قابل ہوں مگر خدا تعالیٰ کی باتیں ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتیں کہ وہ انہیں سنیں اور ان کے پڑھنے کیلئے اخبار خریدیں ایسے لوگ یقیناً وہمی ہوتے ہیں اور ان میں قوت موازنہ نہیں پائی جاتی۔

میرے سامنے جب کوئی کہتا ہے کہ ”الفضل“ میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی جس کی وجہ سے اسے خریدا جائے تو میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ مجھے تو اس میں کئی باتیں نظر آ جاتی ہیں آپ کا علم چونکہ مجھ سے زیادہ وسیع ہے اس لئے ممکن ہے کہ آپ کو اس میں کوئی بات نظر نہ آتی ہو۔“

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

سیدنا محمود المصلح الموعود نے صحافت احمدیہ کے اولین دور کا نقشہ کھینچنے اور خلیفۃ المسیح کے دائمی دست و بازو روزنامہ الفضل کی اشاعت اور اس کی خریداری اور مطالعہ میں تشویشناک حد تک غفلت اور سرد مہری پر اظہار افسوس کرنے کے بعد نہایت درجہ درد دل سے مزید فرمایا:

”اصل بات یہ ہے کہ جب کسی کے دل کی کھڑکی بند ہو جائے تو اس میں کوئی نور کی شعاع داخل نہیں ہو سکتی پس اصل وجہ یہ نہیں ہوتی کہ اخبار میں کچھ نہیں ہوتا بلکہ اصل وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کے اپنے دل کا سوراخ بند ہوتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اخبار میں کچھ نہیں ہوتا۔

اس سستی اور غفلت کا نتیجہ یہ ہے کہ ہماری اخباری زندگی اتنی مضبوط نہیں جتنی کہ ہونی چاہئے حالانکہ یہ زمانہ اشاعت کا زمانہ ہے اور اس زمانہ میں اشاعت کے مراکز کو زیادہ سے زیادہ مضبوط ہونا چاہئے۔ میری ذاتی رائے یہ ہے کہ اگر اخبارات کے متعلق ہماری جماعت کی وہی حالت ہو جائے جو حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں تھی تو اخبار ”الفضل“ کے روزانہ ہونے کے باوجود کم از کم پانچ ہزار خریدار پیدا ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہمارے دوستوں کے اندر وہی روح پیدا ہو جائے کہ وہ کہیں ہم نے بہرحال اخبار خریدنا ہے چاہے ہمیں پڑھنا آتا ہو یا نہ آتا ہو۔ اور اسی روح سے کام کرنے کے نتیجے میں باقی رسائل وغیرہ کے بھی ہزار دو ہزار خریدار ہو سکتے ہیں کیونکہ اس وقت پنجاب میں ہماری ایک لاکھ سے زیادہ معلوم جماعت ہے۔ وہ لوگ جو کمزوری کی وجہ سے اپنے آپ کو ظاہر نہیں کر سکتے یا دل میں تو احمدی ہیں مگر ہمیں ان کی احمدیت کا علم نہیں وہ اس سے الگ ہیں اور اگر سارے ہندوستان کو دیکھا جائے تو اس میں جو ہماری معلوم جماعت ہے اس کو شامل کر کے یہ تعداد دو لاکھ تک ہو جاتی ہے اور اگر بیرون ہند کی معلوم جماعت کو اس میں شامل کر لیا جائے تو یہ تعداد تین ساڑھے تین لاکھ تک پہنچ جاتی ہے۔ گویا وہ احمدی جو ہمارے ریکارڈ کے لحاظ سے ہمیں معلوم ہیں اور جو اپنے آپ کو ایک نظام میں شامل کئے ہوئے ہیں وہ تین چار لاکھ سے کم نہیں۔ اگر یہ لوگ اپنے اندر زندگی کی حقیقی روح پیدا کریں اور عورتوں اور بچوں اور ان لوگوں کو نکال بھی دیا جائے جو انتہائی غربت کی وجہ سے کسی اخبار کے خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے تو کم از کم بیس ہزار لوگ یقیناً ہماری جماعت میں ایسے موجود ہیں جو سستا یا مہنگا کوئی نہ کوئی اخبار خرید سکتے ہیں مگر افسوس ہے کہ اس طرف توجہ نہیں کی جاتی اور ان کا نفس یہ عذر تراشنے لگ جاتا ہے کہ اور چندوں کی کثرت کی وجہ سے ہم اخبار نہیں خرید سکتے حالانکہ اس قسم کے چندے حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں بھی تھے اور گو اس وقت عام چندہ کم تھا مگر ایسے مخلص بھی موجود تھے جو اپنا تمام اندوختہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش کر دیتے تھے۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کو کچھ روپیہ کی ضرورت پیش آئی بہت سے مہمان آئے ہوئے تھے اور ان کے لئے روپیہ کی ضرورت تھی حضرت مسیح موعود نے گھر میں حضرت اماں جان سے ذکر کیا کہ آج روپیہ کی ایسی تنگی محسوس ہو رہی ہے کہ مجھے خیال آتا ہے شاید کہیں سے قرض لینا پڑے۔ اس کے بعد آپ کسی ضرورت کے لئے باہر تشریف لائے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد ہی گھر واپس آ گئے اس وقت آپ کے ہاتھ میں ایک رومال تھا جو غالباً ململ کا تھا اور کچھ پھٹا ہوا بھی تھا آپ نے ہماری والدہ صاحبہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ بھی کیسے عجیب سامان کرتا ہے ابھی میں روپوں کا ذکر کر رہا تھا اور ابھی جب کہ میں باہر گیا تو ایک غریب سے آدمی نے جس نے پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھے مجھے یہ رومال دیا جس میں کچھ بندھا ہوا تھا۔ میں نے اس کی غربت کو دیکھتے ہوئے خیال کیا کہ چونکہ بعض لوگوں کو شوق ہوتا ہے کہ ہم زیادہ رقم نذرانہ کے طور پر پیش کریں اس لئے غالباً یہ دھیلے یا دمڑیاں ہوں گی مگر جب میں نے رومال کو کھولا تو وہ روپے تھے اور گننے پر دوسو یا دوسو دس روپے نکلے تو گو اس وقت آنہ فی روپیہ چندہ دینے کا طریق نہیں تھا اور بعض لوگ پیسہ اور بعض دو پیسے کے حساب سے چندہ دیتے تھے مگر اپنے اخلاص کی وجہ سے وہ اور وقتوں میں بہت زیادہ چندہ بھی دے دیتے تھے۔ مجھے یاد ہے منشی رستم علی صاحب مرحوم جو کورٹ سب انسپکٹر تھے 25 روپے ماہوار حضرت مسیح موعود کو چندہ بھیجا کرتے تھے ان کی تنخواہ اس وقت ایک سو روپیہ تھی۔ حضرت مسیح موعود نے انہی دنوں چندہ کی تحریک کی تو میرے سامنے ان کا منی آرڈر آیا جس کے کوپن پر لکھا تھا کہ حضور کی دعا کی برکت سے کورٹ سب انسپکٹر کے عہدہ کی بجائے میرا عہدہ

اب کورٹ انسپکٹر کا ہو گیا ہے اور تنخواہ میں بھی 80 روپے کا اضافہ ہو گیا ہے لیکن چونکہ مجھے یہ ترقی اس وقت ملی ہے جب حضور کی طرف سے چندہ کی تحریک ہوئی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ترقی محض حضور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے اور میں اس کے شکریہ میں 25 روپے ماہوار جو چندہ پہلے بھیجا کرتا تھا وہ تو بھیجتا ہی رہوں گا مگر اب جو 80 روپے ترقی ہوئی ہے یہ بھی بالالتزام حضور کی خدمت میں ارسال کرتا رہوں گا کیونکہ یہ ترقی حضور کے مقاصد کی تکمیل کے لئے ہی ہوئی ہے۔ چنانچہ اس کے بعد وہ علاوہ پچیس روپوں کے 80 روپے بھی حضرت مسیح موعود کو ماہوار بھیجتے رہے۔ اسی طرح ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم تھے حضرت مسیح موعود پر جب گورداسپور میں مقدمہ دائر ہوا تو اس وقت آپ نے مختلف دوستوں کی طرف خطوط لکھے کہ اب خدمت کا وقت ہے جو دوست روپیہ بھیج کر مالی خدمت میں حصہ لینا چاہیں ان کے لئے خدا نے یہ موقع پیدا کر دیا ہے اور وہ دوست جن کی طرف حضرت مسیح موعود نے خطوط لکھے ان میں سے ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم بھی تھے بعض دوست جو اس وقت ان کے پاس موجود تھے انہوں نے بتایا کہ جس روز حضرت مسیح موعود کا یہ خط انہیں ملا وہ تنخواہ ملنے کا دن تھا چنانچہ وہ تنخواہ لے کر آئے تو ساری کی ساری تنخواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بھیج دی۔ وہ کہتے ہیں ہم نے ان سے پوچھا کہ آپ نے ساری تنخواہ بھیج دی ہے آپ خود کس طرح گزارہ کریں گے؟ تو کہنے لگے حضرت مسیح موعود کی چٹھی آئے اور ہم اپنی ضروریات مقدم کرلیں یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ اب خواہ ہم مریں یا جئیں میں نے تو جو کچھ کرنا تھا کر دیا۔ پھر اس کے بعد کچھ مہینے تک بالالتزام انہیں جو کچھ ملتا وہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بھیج دیتے یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود نے انہیں ایک اور چٹھی لکھی کہ آپ نے اس چندہ کی وجہ سے اتنی خدمت کی ہے کہ مجھے اب آپ کو روکنا پڑا ہے آپ آئندہ بے شک چندہ نہ بھیجا کریں۔ آپ نے خدمت کی انتہاء کر دی ہے تو بعض لوگ یہ خیال کر لیتے ہیں کہ اس وقت چندہ پیسہ تھا یا دو پیسے تھا حالانکہ سوال یہ نہیں کہ چندہ کتنا تھا بلکہ سوال یہ ہے کہ وہ دیتے کتنا تھے۔ اگر چندہ پیسہ فی روپیہ تھا اور وہ آٹھ آنے دیتے تھے تو کیا اس سے یہ سمجھ لیا جائے گا کہ ان پر بوجھ کم تھا؟ پس جماعت کے دوستوں کو میں توجہ دلاتا ہوں اور گو پہلے بھی کئی دفعہ توجہ دلا چکا ہوں مگر معلوم ہوتا ہے دوست میرے الفاظ کو سرسری سمجھتے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ میں اخبار کی امداد کا اعلان کر رہا ہوں **حالانکہ میں اخبار کے فائدہ کے لئے نہیں بلکہ آپ لوگوں کے ایمانوں اور آپ کی نسلوں کے ایمانوں اور آپ کے ہمسایوں کے ایمانوں کے فائدے کیلئے کہہ رہا ہوں کہ آپ لوگ اخبارات خریدیں اور جو لوگ نہیں پڑھ سکتے وہ بھی اخبار خرید کر اپنے غیر (۔) ہمسایوں اور دوستوں کو دیا کریں** تا کہ وہ پڑھیں اور سلسلہ کے قریب ہو جائیں۔''

اس پُر جلال خطاب کے آخر میں آپ نے بے پناہ علمی ذوق وشوق رکھنے والے طبقہ کی شان یہی فرمائی کہ جو اخبار تو باقاعدگی سے مطالعہ کرتا ہے مگر خود اخبار خریدنے کی بجائے دوسروں سے مانگ کر پڑھتا ہے۔ حالانکہ حضرت مصلح موعود اپنے عہد کے پہلے جلسہ سالانہ قادیان سے ہر احمدی کو اس کی مثالی عظمت وشان کا تصور دلاتے ہوئے فرما چکے تھے کہ:

''تم خدا تعالیٰ کے دربار کے وائسرائے اور لیفٹیننٹ گورنر ہو تمہیں دنیا کے کسی درجہ کی ضرورت نہیں مسیح موعود کا خادم آنحضرت ﷺ کا خادم ہے اور آنحضرت ﷺ کا خادم خدا تعالیٰ کا خادم ہے اس لئے تمہارے نام خدا تعالیٰ کے خادموں میں لکھے گئے ہیں اس سے بڑھ کر انسان کو اور کیا فخر مل سکتا ہے۔''

اس حقیقت کی روشنی میں حضرت مصلح موعود نے جنوری 1930ء کے عارفانہ کلام میں ہر احمدی پر واضح فرما دیا تھا کہ ۔

میں اپنے پیاروں کی نسبت
ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی
وہ چھوٹے درجہ پہ راضی ہوں
اور ان کی نگاہ رہے نیچی
ہے خواہش میری الفت کی
تو اپنی نگاہیں اونچی کر
تو ایک ہو ساری دنیا میں
کوئی ساجھی اور شریک نہ ہو
تو سب دنیا کو دے لیکن
خود تیرے ہاتھ میں بھیک نہ ہو

اپنی زندگی میں حضور انور دو بار یورپ تشریف لے گئے جس کے دوران آپ کو مغربی معاشرہ کو بہت گہری اور باریک نظر سے دیکھنے کا موقع ملا۔ ایک مثالی مبصر کی حیثیت سے یہ جانتے تھے کہ جہاں ایشیا میں دوسروں کے خریدے ہوئے اخبار پڑھنا سوسائٹی کا ایک حصہ بن چکا ہے اور اسے کوئی عیب نہیں کہا جاتا وہاں یورپین ممالک خصوصاً انگلستان میں دوسروں کی جیب سے حاصل کئے ہوئے اخبار پڑھنے والا ''سماجی اچھوت'' کی طرح سمجھا جاتا ہے اور اونچے طبقے چھوٹے اور بڑے، بوڑھے اور جوان مرد اور خواتین سب اسے گھٹیا درجہ کا انسان خیال کرتے ہیں میں خود پانچ بار انگلستان گیا ہوں میں نے بچشم خود کئی بار دیکھا کہ لوگ گاڑی پر سوار ہونے سے پہلے خود اخبار یا میگزین خریدتے ہیں، گاڑی میں نہایت خاموشی سے مطالعہ کرتے ہیں اور گاڑی سے اترتے وقت سبھی جرائد و رسائل گاڑی میں ہی چھوڑ جاتے ہیں۔ جنہیں سرکاری سطح پر حکومت کے کارندے جمع کرتے اور پھر انہیں کارخانہ میں مختلف کیمیکلز کے ذریعہ مشینری کے مختلف مراحل میں سے گزارتے ہیں اور اخباروں کا گودہ ماڈرن تکنیک سے دوبارہ کاغذ بنا لیا جاتا ہے اور نئے اخبار اکثر اسی پر پرنٹ ہو کر منظر عام پر آجاتے ہیں۔

الغرض حضرت مصلح موعود نے اپنے خطاب میں اخبار الفضل کی خریداری کی پرزور تحریک کرنے کے بعد آخر میں افسوسناک لب ولہجہ میں ارشاد فرمایا۔

''ہاں ایک طبقہ ایسا بھی ہوتا ہے جو مفت خور ہوتا ہے وہ لوگ اخبار نہایت باقاعدگی سے پڑھتے ہیں مگر اس طرح نہیں کہ خود خریدیں اور پڑھیں بلکہ اس طرح کہ دوسروں سے اخبار لیتے اور پڑھ کر واپس کر دیتے ہیں۔ وہ پہلے یہ پتہ لگاتے ہیں کہ اخبار کس کے نام آتا ہے اور پھر ہر شام کو وہاں پہنچ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کیوں صاحب الفضل آیا؟ چنانچہ وہ ان سے الفضل لیتے اور دو دو تین تین دن کے بعد واپس کرتے ہیں حتیٰ کہ بعض دوست شکایت کرتے ہیں کہ اس قسم کے مفت خورے ہمیں بھی اخبار پڑھنے نہیں دیتے جونہی اخبار پہنچتا ہے وہ آموجود ہوتے ہیں اور پھر اخبار فوراً گھر لے جاتے ہیں اور اپنی بیوی اور بچوں کو پڑھاتے ہیں اور جو شخص اپنی گرہ سے قیمت خرچ کر کے اخبار خریدتا ہے اسے بعض دفعہ تیسرے اور بعض دفعہ چوتھے دن اخبار ملتا ہے۔ گویا ان کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کہتے ہیں کوئی شخص ریل میں بیٹھا عینک لگائے اخبار کا مطالعہ کر رہا تھا کہ ایک اور شخص جو مفت خورہ تھا کہنے لگا ذرا عینک تو دکھائیے۔ اس نے عینک دکھائی تو اس نے جھٹ آنکھوں پر لگائی اور پھر تھوڑی دیر کے بعد جب دیکھا کہ وہ عینک کے انتظار میں اخبار چھوڑے بیٹھا ہے تو کہنے لگا اوہو! آپ عینک کے بغیر نہیں پڑھ سکتے لائیے اتنی دیر میں ہی اخبار پڑھ لوں۔ تو یہ بہت ہی غلط طریق ہے جو لوگوں میں رائج ہے۔ دوستوں کو چاہئے کہ وہ حتی الوسع قربانی کر کے بھی اخباریں خریدیں۔ یہ ان کا اخبار والوں پر احسان ہوگا۔ میرے نزدیک وہ شخص جس کی ڈیڑھ دو سو یا اڑھائی سو روپیہ تنخواہ ہو اس کی یہ نہایت ادنیٰ قربانی ہے کہ وہ تیس پینتیس روپے سالانہ اخبارات پر خرچ کرے بلکہ میرے نزدیک تو اس کا نام قربانی رکھنا بھی قابل شرم بات ہے۔''

چہرہ تروتازہ تیرا

تربیت کا اک عجب معیار دکھلاتا رہا
اک صدی تک خوب یہ کردار دکھلاتا رہا
ہر بڑے چھوٹے کی اس میں تربیت ہے اس قدر
نیکیوں کے نت نئے اطوار دکھلاتا رہا
ہر کسی کو اس کی حیثیت کی راہ مستقیم
لجنہ ہو خدام یا انصار دکھلاتا رہا
فیض سے اس کے کہاں اطفال باہر رہ سکے
ان کو راہِ حق کے سب انوار دکھلاتا رہا
ابتلا کا دور ہو یا ہو مسرت کی گھڑی
ہر قدم پر اک نیا کردار دکھلاتا رہا
کوئی بھی ہو بات نیکی کی نہیں پیچھے رہا
نیکیوں کی راہ ہر ہر بار دکھلاتا رہا
الفضل تیرے لکھاری ہوں کہ ہوں قاری تمام
ایسے سب احباب کی خدمت میں ہے میرا سلام

ا۔ت

از: حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب

ادیب، زودنویس اور الفضل کے خادم

محترم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی کا ذکر خیر

محترم چوہدری فیض احمد صاحب محترم حافظ غلام غوث صاحب قوم گوجر کے ہاں بمقام کھاریاں ضلع گجرات یکم اپریل1916ءکو پیدا ہوئے۔مڈل تک آپ نے تعلیم پائی اور پھر ٹریننگ لے کر آپ پٹواری کے طور پر ملازم ہوگئے۔آپ خوشخط تو تھے ہی آپ کی تحریر کیا تھی گویا موتی پروئے ہوتے تھے لیکن آپ کی تحریری برق رفتاری کا جوہر اس محکمہ میں پہلی بار کھلا جبکہ ریکارڈ مال میں اندراجات کرنے میں آپ نے اپنے ساتھیوں کو پوری طرح مات دے دی۔

جنگ عظیم دوم میں آپ کو فوج میں سنگاپور میں کام کرنے کا موقعہ ملا۔جہاں جاپانیوں کے غلبہ کے بعد برطانوی فوج کے نظر بند ہونے والوں میں آپ بھی تھے۔اس وقت کے حالات و لطائف آپ بیان کیا کرتے تھے۔فوجی ملازمت انسان میں بے خوفی اور جرأت پیدا کر دیتی ہے اور یہ فوجی تربیت تقسیم ملک کے موقعہ کے پُرشورش حالات میں مفید ثابت ہوئی۔

آپ کے جدی اقارب میں ماسوا آپ کے اب تک بھی حلقہ احمدیت میں کوئی شامل نہیں ہوا۔آپ کے دو بھائی مکرم غلام محمد صاحب اور مکرم نذیر احمد صاحب ہیں۔مکرم غلام محمد صاحب عرصہ درویشی میں ایک بار قادیان آئے تھے۔آپ کے ماموں مکرم چوہدری لال خان صاحب ساکن کھاریاں ایک بزرگ نے احمدیت قبول کی تھی اور وہ قادیان ہجرت کرآئے تھے۔ وہ قضاء سلسلہ احمدیہ میں مقدمات کی پیروی بطور مختار کرتے تھے اور محلّہ دارالرحمت میں ان کا قیام تھا۔آپ ہی کی تربیت میں چوہدری صاحب بطور داماد آئے تھے۔لیکن آپ کی اہلیہ صاحبہ نے تقسیم ملک کے بعد کھاریاں میں ہی وفات پائی۔ ان کے بطن سے ایک صاحبزادی عزیزہ راشدہ سلمہا حیدرآباد دکن میں بیاہی ہوئی ہیں۔

فوجی ملازمت سے فراغت کے بعد آپ قادیان آئے ہوئے تھے کہ شعبہ زودنویسی میں ایک کارکن کی آسامی کا اعلان ہوا۔ آپ نے بھی درخواست دے دی۔گو یہ خیال بار بار آتا تھا کہ میں کم علم ہوں۔اس کام کے قابل نہیں ہوں۔اس لئے میری منظوری ناممکن ہے۔لیکن آپ کی خوشی کی حد نہ رہی جب آپ کو اس ملازمت میں لے لیا گیا۔احباب کو یاد ہوگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی عام تقریروں اور خطبات میں تیز رفتاری ہوتی تھی اور سال میں بیسیوں مواقع پر ضرورت سلسلہ کے پیش نظر اچھی خاصی لمبی لمبی تقریریں ہوتی تھیں۔خود اردو کی نوشت شارٹ ہینڈ کا رنگ رکھتی ہے۔ مثلاً منیر احمد انگریزی میں Munir Ahmad ہے۔اب پہلے سے ہی شارٹ ہینڈ کو مزید شارٹ ہینڈ کرنا بے حد مشکل ہے۔اس وقت ٹیپ ریکارڈنگ کا موجودہ انتظام نہیں تھا۔اس لئے یہ زودنویس تیز رفتاری سے Long Hand میں تقریر کو نوٹ کرتے تھے اور چونکہ سو فیصدی الفاظ نوٹ کرنا ناممکن تھا۔اس لئے ایک حصہ دماغ میں محفوظ رکھنے کی کوشش ہوتی تھی۔

حضور پر 1944ء میں اس انکشاف پر کہ آپ ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ہیں۔حضور مغرب وعشاء کے درمیان (بیت) مبارک میں جماعت کو دعوت الی اللہ تعلیمی اور اخلاقی امور کے متعلق مخاطب فرماتے تھے اور روز روز اپنے نئے الہام یا رویا وکشوف اور ایمان افروز امور سے آگاہ فرماتے تھے۔ یہ مجلس علم وعرفان بہت طویل ہوتی تھی اور موسم گرما میں (بیت) مبارک کی چھت پر یا موسم سرما میں (بیت) کے اندر ایک طبقہ عصر کے معاً بعد آکر بیٹھ جاتا تھا۔تا کہ حضور کی زیارت کا شرف بھی حاصل رہے۔ احباب قادیان نہایت ذوق و شوق سے روزانہ شرکت کرتے تھے اور بسا اوقات جب بعد عشاء گھر پہنچتے تو رات کے گیارہ بج چکے ہوتے تھے۔محترم چوہدری فیض احمد صاحب کا یہ معمول تھا کہ اس مجلس سے واپس گھر پہنچ کر اس مسودہ کو صاف کرنے کے لئے اسی وقت مصروف ہو جاتے اور صبح ہونے تک اسے مکمل کر کے دفتر کھلنے پر حضور کی خدمت میں بھجوا دیتے جو حضور کی خوشنودی کا موجب ہوتا۔شعبہ زودنویسی کے انچارج محترم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر فاضل، سنجیدہ طبع، ہمدرد اور اس کام میں ماہر ترین وجود تھے۔ وہ آپ کی تعلیم وتربیت میں پوری توجہ دیتے تھے۔آپ کی قابلیت کے مداح تھے۔ مرکز ہذا میں اس ملکہ سے سلسلہ کو کئی رنگ میں فائدہ پہنچا۔درویشی کے ابتدائی دور میں جبکہ ابھی صیغہ جات سلسلہ کی نئی نئی تنظیم ہوئی تھی فیصلہ جات صدر انجمن احمدیہ کی نقول بروقت بھجوانے میں دقت محسوس ہورہی تھی۔ کئی ماہ تک آپ کے سپرد یہ کام بھی رہا۔اگر مغرب وعشاء کے وقت بھی طول طویل فیصلے ہوتے تو آپ عشاء کے بعد بیٹھ کر ان کی حسب ضرورت تیز رفتاری لیکن بہت خوشخطی سے نقول کرتے جو دفاتر کھلتے ہی ہر افسر کی میز پر پڑی ہوتیں۔

حضرت مصلح موعود واحباب قادیان کی بجبوری حالات ہجرت پر آپ لاہور میں اسی کام پر متعین رہے۔کسی مجبوری سے آپ کو وہاں سے جانا پڑا۔ اس پر حضرت مصلح موعود نے آپ کو قادیان پہنچنے کی ہدایت فرمائی جو مرکز ہذا کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی۔اس دور کے ایک ابتدائی حصہ میں آپ مقامی انجمن کے جنرل سیکرٹری مقرر ہوئے۔ یہ عہدہ امیر مقامی کے لئے دست راست کا حکم رکھتا ہے۔تمام احباب کی تعلیم وتربیت کی نگرانی اور اپنے محلّہ کے پہرہ وغیرہ بھاری اور متنوع کام اس کے سپرد ہوتے ہیں اور سیکرٹریان تعلیم اور امور عامہ وغیرہ کا مرکز ہوتا ہے۔آپ نے بہت چوکسی سے اس بارے میں اپنے فرائض ادا کئے۔

آپ کا ایک ممتاز وصف آپ کی ادیبانہ قادرالکلامی تھا۔جس کا اندازہ اس ایک امر سے ہوتا ہے کہ 1974ء کے مخالف احمدیت فسادات جو پاکستان میں رونما ہوئے۔اس وقت دلّی کے ایک ادبی ماہوار رسالہ شبستان نے مرکز ہذا سے احمدیت کے عقائد ختم نبوت کے بارے میں اہم استفسارات کئے۔جن کے بارے میں میں نے مشورہ کیا اور چوہدری صاحب محترم نے اس بارے میں معمولی نوٹ لئے اور بہترین فصیح مربوط و مسلسل اور مدلل جوابات جو مطبوعہ بہت سے صفحات پر مشتمل ہیں چند گھنٹے کے اندر تیار کر کے آپ لے آئے۔جس میں کوئی کانٹ چھانٹ نہیں تھی اور ان جوابات کو دنیا بھر میں سراہا گیا۔آپ کے مضامین کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جس مضمون پر آپ کا قلم اٹھتا یہ مضمون پہلے دماغ میں مکمل ہوتا اور پھر بلا روک ٹوک تیزی سے آپ کے قلم سے صفحہ قرطاس پر منتقل ہو جاتا۔آپ کچھ عرصہ بدر کی کتابت بھی کرتے رہے ہیں۔بعض دفعہ آپ سے کسی مضمون کے لکھنے کے لئے کہا جاتا تو آپ کہتے کہ میں براہ راست بدر میں کتابت ہی کردوں گا اور آپ ایسا ہی کرتے۔سو آپ کا دماغ اس لحاظ سے نہایت صاف تھا اور آپ کے مضامین جو سیرت احباب کے متعلق ایک فلم کا سا رنگ رکھتے ہیں ان میں ایسی جاذبیت اور اثر ہے کہ کتاب کو ختم کئے بغیر قاری کو چین نہیں آتا۔آپ نے مرحوم درویشان کی سیرت کے متعلق ''وہ پھول جو مرجھا گئے'' بدر میں لکھے ہیں اور بعد میں محترم ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب اور ینوی مرحوم جیسے شہیر و بلند پایہ ادیب کی پسندیدگی اور مشورہ پر دو کتابوں کی شکل میں (جن کے صفحات چھ صد کے قریب ہیں) شائع ہوئے اور دنیا بھر میں بے حد مقبول ہوئے۔ بلکہ (مشرقی) پنجاب میں بعض اعلیٰ ادباء نے کہا کہ ہم حکومت کو توجہ دلا کر سرکاری ادبی انعام دلوائیں گے یہ اس بلند معیار پر پوری اترتی ہیں۔ آپ اپنے طرز نگارش میں منفرد و وحید تھے۔گویا صاحب طرز ادیب تھے اور قلیل وقت میں مضمون کو فاضلانہ اور مدلل رنگ میں حیطۂ تحریر میں لے آنے میں بھی آپ منفرد نہیں تو نہایت قابل تھے اور اس خاص ملکہ سے بھی سلسلہ احمدیہ کو بہت فائدہ پہنچا۔

آپ درویشی کے دور میں نظارت ہائے علیا، تعلیم وتربیت اور دعوت الی اللہ میں معاون ناظر رہے۔اس زمانہ میں معاون ناظر کے فرائض وہی تھے جو بعد میں نائب ناظر کے ہوئے۔ایک دفعہ نائب سیکرٹری بہشتی مقبرہ اور معاون ناظر تعلیم و تربیت اور پھر انچارج تحریک جدید، سیکرٹری بہشتی مقبرہ اور ناظم جائیداد مقرر رہے۔ جولائی 1970ء میں نائب ناظر اور ستمبر 1970ء میں قائم مقام ناظر مال آمد اور جون 1972ء میں اصالتاً ناظر مال آمد کے مناصب جلیلہ پر فائز ہوئے۔تحریک جدید بہشتی مقبرہ اور نظامت جائیداد کے کام بہت اہم اور ہمہ وقت کی توجہ ان کے لئے مطلوب ہے اور مال آمد کا کام اپنی وسعت اور ہر سال ضروریات سلسلہ میں اضافہ کی وجہ سے اور بھی زیادہ محنت وتوجہ کا طالب ہے۔سالہا سال تک ان صیغہ جات کی تمام ضروری خط وکتابت آپ گھر میں بعد عشاء ضبط تحریر میں لاتے۔آپ میں بے پناہ کام کرنے کی طاقت تھی۔ آپ بعد عشاء ایسے ضروری کاموں کی تکمیل کے لئے یوں سکون واطمینان سے بیٹھ جاتے گویا رات سونے کے لئے نہیں ہے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ کے طور پر آپ نے اس کی تزئین کا جو کام کیا وہ ہمیشہ یادگار رہے گا۔بہشتی مقبرہ پہنچتے ہی جو سنگریزوں سے انگریزی کے جلی حروف سے بہشتی مقبرہ مرقوم ہے وہ آپ کی جدت تھی۔ وہاں سے شمالاً جنوباً پندرہ فٹ کی سڑک جس کی سیدھ میں منارۃ المسیح نظر آتا ہے، آپ ہی نے اس کی تجویز حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ناظر خدمت درویشان کی خدمت میں رکھ کر منظوری و ہدایات لے کر تیار کروائی تھی اور سیمنٹ کے بنچ بھی تیار کروا کے وہاں رکھوائے تھے اور یہ سارا کام آپ نے طوعی اور رضا کارانہ چندوں سے کیا تھا۔

نظارت مال آمد کی بہترین کامیابی آپ کی محنت شاقہ کا شاہکار ہے۔گزشتہ سال میزانیہ آمد و خرچ کی تیاری کے موقعہ پر آپ نے صدر انجمن سے یہ عرض کیا کہ میری رائے کے بغیر آپ ضروریات سلسلہ کا فیصلہ کریں۔ میں تو کلاً علی اللہ اس کی فراہمی کے لئے جت جاؤں گا۔آپ نے یہ نظریہ اختیار کیا تھا کہ یہ الٰہی سلسلہ ہے، اس کی ضروریات کی فراہمی کی متکفل ذات باری تعالیٰ ہے۔ہم تو محض برائے نام آلہ کار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا ہی ہوا اور تاریخ سلسلہ میں ایسی پیشکش انوکھی ہے۔آپ نے اپنی علالت میں بھی رخصت لینے سے احتراز کیا اور سلسلہ کے اس مفوضہ کام کو ضعف پہنچانے سے احتراز کیا۔ بلکہ گزشتہ سال اور اس سال اس سلسلہ میں مختصر دورہ کلکتہ کرنے سے بھی پہلو تہی نہیں کی۔ شاید اپنی علالت کو محسوس کر کے آپ نے یکم اپریل1976ءکو ریٹائر ہونے پر مزید کام کرنے سے معذرت کی تھی۔لیکن موجودہ حالات میں تجربہ کار افراد کی جن کو ایسے ذمہ داری کے کام تفویض کئے جا سکیں، بے حد کمی ہے۔اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے اسے

باقی صفحہ 9 پر

مکرم آصف احمد صاحب ظفر بلوچ

اسیران الفضل کی خدمت کی توفیق ملتی رہی

قیام پاکستان سے لے کر اب تک روزنامہ الفضل کے مدیران، پبلشرز اور پرنٹرز کی زندگیاں مقدمات کا سامنا کرتے جیلوں میں اسیر رہتے ہوئے اور کئی سال عدالتوں میں پیش ہوتے ہوئے گزرتی رہیں اور گزر رہی ہیں۔ فروری 1994ء میں 'الفضل' اور ماہنامہ انصاراللہ پر ایک مقدمہ ہوا اور محترم مولانا نور محمد نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل، محترم آغا سیف اللہ صاحب مینیجر و پبلشر الفضل، محترم قاضی منیر احمد صاحب پرنٹر الفضل، محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیٹر ماہنامہ انصاراللہ اور محترم چوہدری محمد ابراہیم صاحب پبلشر انصاراللہ تقریباً ایک ماہ تک اسیر راہ مولیٰ رہے۔ ان بزرگان کی گرفتاری کے بعد ان کو چند روز ربوہ تھانہ کی حوالات میں رکھا گیا تھا۔ خاکسار کے والد محترم مکرم ناصر احمد ظفر صاحب ان دنوں سیکرٹری امور عامہ لوکل انجمن احمدیہ کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ ہماری رہائش چونکہ پولیس سٹیشن کے بالکل قریب ہے جب بھی جماعت کے معزز بزرگان پر جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات بنا کر ان کو تھانہ ربوہ لایا جاتا تو والد صاحب کو مقدمات کی پیروی کے ساتھ ساتھ ان اسیران کی مہمان نوازی کی بھی سعادت ملتی رہتی تھی۔ الحمدللہ۔ ضمناً یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ قبل از خلافت جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک جماعتی مقدمہ میں دیگر احباب جماعت کے ہمراہ مقامی پولیس کی حراست میں تھے تو تب بھی والد محترم سبھی اسیران راہ مولا کو غسل وغیرہ کی غرض سے گھر لے آئے اور ضرورت کی چیزیں بھی پولیس سٹیشن بھجواتے رہے۔

1994ء کی سردیوں کے ایام تھے والد محترم رات کو ہی صبح کی چائے اور ناشتہ وغیرہ کا سامان بیکری سے لے آتے اور صبح نماز فجر سے قبل بیدار ہو جاتے اور والدہ صاحبہ کو ناسازی طبع کے باعث نہ جگاتے بلکہ مجھے جگا دیتے اور خود ہی کچن میں جا کر چائے تیار کرتے دوسری طرف انڈے ابالتے اور مختلف قسم کی چیزیں جو بیکری سے لا کر رکھی ہوئی ہوتی تھیں بڑی محبت کے ساتھ ٹرے میں سجا کر مجھے دیتے اور کہتے کہ بزرگان کو حوالات میں چائے دے کر آؤ جب میں پولیس سٹیشن پہنچتا تو ابھی اندھیرا ہی ہوتا تھا اور پھر خدمت کا یہ سلسلہ سارا دن جاری رہتا یہ بزرگان جتنے دن بھی حوالات میں رہے مہمان نوازی کا یہ سلسلہ بڑی خوش اسلوبی سے جاری رہا محبت کا عجیب نظارہ میں نے دیکھا ایک طرف میزبان اپنی میزبانی کو اعزاز سمجھ رہے تھے اور دوسری طرف یہ تمام بزرگان اپنے متبسم چہروں کے ساتھ اپنی اسیری کو انعام سمجھ رہے تھے عمر رسیدہ ہونے کے باوجود نہ تو ان بزرگان کے چہروں پر کوئی پریشانی تھی اور نہ ٹھنڈے موسم کی شدت کا احساس نظر آتا تھا ان بزرگوں میں سب سے معمر محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل تھے حوالات میں بھی اپنے روایتی لباس یعنی اچکن اور پگڑی میں ملبوس ہوتے بڑھاپے اور ضعف جسمانی کے باوجود ان کو بھی خاکسار نے ہمیشہ ہشاش بشاش پایا ایک دن جب میں صبح کی چائے کے بعد ناشتہ لے کر حوالات گیا تو ساتھ ہی والد محترم بھی دادا جان حضرت مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کا کلام ہاتھوں میں لئے پولیس سٹیشن آ گئے اس کلام میں سے ایک نظم "حوالات کی رات" جو ان بزرگ اسیروں کے جذبات کی عکاسی کر رہی تھی پڑھنے کے لئے دی جو محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب نے حوالات میں کھڑے تمام اسیروں کی موجودگی میں خوبصورت انداز میں پڑھی میں نے اور والد محترم نے باہر کھڑے ہو کر سنی جس کے کچھ اشعار اس طرح تھے۔

میرے ہمدم یہ مری تلخیٔ اوقات کی رات
بن گئی میرے لئے عین عنایات کی رات
اپنے مولائے حقیقی سے مناجات کی رات
اور پھر اس کی کریمانہ بشارات کی رات
محتسب پاتا اگر آج یہ برکات کی رات
ضبط کر لیتا ظفرؔ تیری حوالات کی رات

مکرم چوہدری رحمت علی صاحب

مکرم چوہدری رحمت علی صاحب کے متعلق مکرم نسیم سیفی صاحب لکھتے ہیں۔

"یہ وہ دوست ہیں جو ہمارے مقدمات کے آغاز سے لے کر اب تک ہمارے ساتھ رہے ہیں۔ چنیوٹ ہمارے ساتھ جاتے ہیں یہاں عدالت میں ضمانتوں کے لئے ہماری مدد کرتے ہیں۔ دوڑ بھاگ کر کے دوستوں کو اکٹھا کر کے لاتے ہیں اور پھر آغاز میں جب ہم نے چنیوٹ جانا شروع کیا تو یہ انتظام بھی کرتے تھے کہ دو چار خدام ہمارے ساتھ جائیں۔ کیونکہ اس بات کا خطرہ تھا کہ ہم پر کوئی شخص حملہ نہ کر دے۔ بہرحال انہوں نے ہمارے ساتھ ہمارے مقدمات میں جو معاونت کی ہے وہ کسی طرح بھول نہیں سکتی۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ چونکہ ان کی دکان کے پاس ہی ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کی عدالت ہے اس لئے جب یہ ہمیں دیکھتے ہیں تو دفتر واپسی کے لئے یہ خود آ کر کہہ دیتے ہیں کہ آپ ٹانگہ نہ لیں میں اپنی گاڑی پر آپ کو لے جانا اپنے لئے شرف سمجھتا ہوں۔ یہ ان کی طرف سے ہماری عزت افزائی ہے اور ہم تو ان کے لئے ایسی باتوں کے واسطے دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کی اولاد در اولاد کو خدمت دین کے جذبے سے معمور رکھے۔" (الفضل 29 دسمبر 1994ء)

☆..................☆..................☆

مکرم غلام مصطفی تبسم صاحب

الفضل کے خدمت گزاروں کا تذکرہ

مکرم خواجہ نذیر احمد صاحب

مکرم خواجہ نذیر احمد صاحب کے دادا حضرت خواجہ حفیظ الدین صاحب حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے جنہوں نے 1894ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ خواجہ نذیر احمد صاحب نے بہت چھوٹی عمر میں قادیان میں الفضل میں ملازمت اختیار کی۔ اس وقت کے ایڈیٹر صاحب نے آپ کی ڈیوٹی لگائی کہ روزانہ حضرت مصلح موعود کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کی صحت سے متعلق دریافت کر کے انہیں مطلع کیا کریں۔ چنانچہ آپ حضور کی صحت کے بارہ میں جو بھی رپورٹ دیتے وہ الفضل میں شائع کی جاتی تھی۔ تقسیم ہند کے بعد رتن باغ لاہور میں بھی کچھ عرصہ اخبار الفضل میں کام کیا۔ 1953ء میں حالات کی خرابی کی وجہ سے اخبار الفضل بند ہوا تو آپ کراچی چلے گئے اور وہاں "اخبار المصلح" میں کام کرتے رہے۔ جب حالات ٹھیک ہوئے تو پھر واپس لاہور آ گئے۔ اسی طرح ربوہ آ کر بھی الفضل سے منسلک رہے اور ضیاء الاسلام پریس میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔ 1970ء کی دہائی میں بعض گھریلو مشکلات کی وجہ سے پریس میں کام جاری نہ رکھ سکے تو اس دوران گھر میں جماعت کی کتب کی بائنڈنگ کا کام شروع کر دیا۔ آپ نے ہزاروں کی تعداد میں حضرت مسیح موعود کی کتب اور دیگر جماعتی کتب ولٹریچر کی بائنڈنگ کا کام کرنے کی توفیق پائی۔ آپ 31 دسمبر 2015ء کو جرمنی میں 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

(الفضل 2 مارچ 2016ء)

مکرم سید مبشرات احمد صاحب

حضرت ڈاکٹر سید شفیع احمد صاحب محقّق دہلوی اور محترمہ بیگم شفیع (صحافیہ اور تحریک پاکستان کی مجاہدہ) کے بیٹے مکرم سید مبشرات احمد صاحب تیس سال تک زرعی ترقیاتی بنک پاکستان میں کام کرتے رہے۔ رشوت نہ خود لیتے، نہ لینے دیتے۔ دعوت الی اللہ کھل کر کرتے جس کی وجہ سے کئی خطرات بھی مول لئے۔ 1988ء میں قبل از وقت ریٹائرمنٹ لے کر جرمنی آ گئے۔ آپ اس وقت بنک میں ڈائریکٹر تھے۔ 1989ء میں کینیڈا میں آ بسے۔ آپ کی ساری زندگی خدمت دین سے عبارت تھی۔ 1953ء میں جب لاہور کے پریسوں نے الفضل چھاپنے سے انکار کر دیا تو آپ بڑی جرأت کے ساتھ اپنی والدہ کے دستکاری پریس میں اخبار چھپواتے رہے۔ نہایت مخیّر تھے۔ جرمنی میں تعمیر بیوت الذکر کے لئے ہزاروں مارک ادا کئے۔ کینیڈا میں بھی آٹوا مشن کے لئے دس ہزار ڈالر ادا کئے۔

مکرم محمد شفیع سلیم پوری صاحب

مکرم محمد شفیع سلیم پوری ضلع سیالکوٹ نے میٹرک کے امتحان کے بعد بچپن کی عمر میں "الفضل" کے مطالعہ سے قبول احمدیت کی سعادت پائی۔ اپنے گھر والوں کی مخالفت کے باوجود ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ 1942ء میں آپ فوج میں حوالدار کلرک کی حیثیت سے بھرتی ہوئے۔ آپ پرجوش داعی الی اللہ تھے اور اردو اور انگریزی لٹریچر منگوا کر اپنی بٹالین میں تقسیم کیا کرتے تھے۔ ملٹری سروس کے بعد پاکستان آرڈیننس فیکٹری واہ کینٹ میں ملازم ہو گئے۔ جہاں آپ نے جماعتی کتب و رسائل اور الفضل کی ایجنسی لے لی اور مسلسل 23 سال تک اس خدمت کو بجالاتے رہے۔ (الفضل 9 جنوری 2015ء)

مکرم مولوی تاج الدین صاحب

مکرم مولوی تاج الدین صاحب دھرم کوٹی اپنی علمی قابلیت کی وجہ سے جماعت میں فاضل گر مشہور تھے۔ کچھ عرصہ دفتر الفضل میں بطور پروف ریڈر بھی خدمت کا موقع ملا۔ 28 مئی 1972ء کو وفات پائی۔

مکرم محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی

محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی کچھ عرصہ الفضل قادیان میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ (الفضل 25 جنوری 2016ء)

مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب

مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب ابن حضرت مصلح موعود و حضرت ام ناصر صاحبہ بیان کرتے ہیں:

"الفضل پر جب ضیاء الحق نے پابندی لگائی تو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے 1988ء میں خاکسار کو فرمایا کہ آپ کے سرکاری افسران سے تعلقات ہیں الفضل کی بحالی کی کوشش کریں۔ خاکسار اپنے ایک دوست جیون خان جو ہوم ڈیپارٹمنٹ کے پریس شعبہ کے انچارج تھے، سے ملا اور ان کو بتایا کہ الفضل اخبار میرے والد نے جاری کیا اور والدہ اور بہن نے زیور بیچ کر اس کی مالی مدد کی۔ اس پر جیون خان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہا اس اخبار کو بند نہیں ہونا چاہئے۔ مجھ سے درخواست لے لی اور کہا کہ اگلے دن اخبار کے اپنے نمائندوں کو بھیج دیں۔ جس پر مکرم آغا سیف اللہ صاحب اور یوسف سہیل شوق صاحب ان کے پاس گئے اور قانونی مسائل طے کروا کے الفضل کی اشاعت کو بحال کروالیا۔

☆............☆☆☆............☆

مطالعہ الفضل
بزرگانِ سلسلہ کا ذوق و شوق

مکرم بشیر احمد رفیق صاحب تحریر فرماتے ہیں:

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نے ایک دفعہ فرمایا کہ میں سلسلہ کے تین جرائد باقاعدگی سے پڑھتا ہوں۔ اول نمبر پر ’’الفضل‘‘ کا مطالعہ کرتا ہوں، اس کے بعد ’’الفرقان‘‘ اور تیسرے نمبر پر ’’لاہور‘‘ کا مطالعہ کرتا ہوں۔

(چند خوشگوار یادیں ص198)

حضرت میاں میر محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود نے 1899ء میں بیعت کی۔ فجر کے بعد تلاوت کر کے ناشتہ کرتے اور پھر نہا کر تلاوت قرآن اور مطالعہ الفضل اور دیگر کتب سلسلہ میں مشغول ہو جاتے۔ 7 نومبر 1972ء کو وفات پائی۔

حضرت چوہدری نور محمد صاحب نے 1903ء میں بیعت کی۔ حضرت مسیح موعود کے ملفوظات بڑے ترنم سے پڑھتے اور الفضل کا باقاعدہ مطالعہ کرتے۔ 23 مارچ 1972ء کو وفات پائی۔

حضرت شیخ محمد حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود دھرم کوٹ گورداسپور جب کبھی گھر میں بیٹھتے تو تمام گھر والوں کو اکٹھا کر کے اخبار الفضل میں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا خطبہ جمعہ یا کوئی اور مضمون سناتے۔ اگر کوئی غیر (از جماعت) مہمان یا رشتہ دار گھر میں آتا تو اسے بھی دعوت الی اللہ کرتے۔

حضرت مرزا محمد حسین صاحب چٹھی مسیح صاحب ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ نے 1902ء میں بیعت کی۔ آپ کا خط بہت عمدہ تھا۔ فارغ اوقات میں الفضل اور دوسری کتابوں اور رسالوں کی جلدیں بنانا آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ بڑھاپے کے باوجود آپ کے عزم، ہمت اور استقلال میں کوئی فرق نہ آیا۔ 5 مئی 1971ء کو وفات پائی۔

مکرم عبدالوہاب آدم صاحب مرحوم امیر غانا دورہ جات پر جاتے ہوئے گاڑی میں الفضل کے بنڈل بھی ساتھ رکھتے تھے جو مطالعہ کرتے اور پھر جب منزل مقصود پر پہنچ جاتے اپنی تقاریر میں الفضل سے حضور کی باتوں کو، پیغام کو اور جماعت سے متعلق امور کو جماعت تک پہنچاتے۔ خدا تعالیٰ نے تقریر کرنے کا ملکہ بھی عطا کیا ہوا تھا۔ آپ کی تقریر کے دوران (اکثر مقامی زبان میں بعض اوقات انگریزی میں) احباب کثرت سے نعرے بھی لگاتے اور نظمیں بھی پڑھتے تھے۔ جس سے اندازہ ہو جاتا تھا کہ آپ کی تقریر دلوں پر اثر کر رہی ہے۔

طاہرہ حنیف صاحبہ لکھتی ہیں کہ میرے والد محترم مولانا محمد احمد صاحب ثاقب نے تمام جماعتی رسالہ جات گھر میں لگوائے ہوئے تھے اور باقاعدہ اس کا مطالعہ کرتے۔ نظر کی کمزوری کے بعد اپنے بچوں سے سنتے تھے اور خاص طور پر الفضل اخبار سننے کا بے حد شوق تھا اور اتنا انہماک تھا کہ سنانے والا اگر بھول جاتا کہ عبارت کہاں چھوڑی تھی تو پاپا جی بتا دیتے کہ فلاں فقرہ سے آگے شروع کرو۔

مکرمہ امۃ الحمید اختر صاحبہ اپنے والد مکرم چوہدری برکت علی صاحب کے متعلق لکھتی ہیں کہ 1930ء میں انہوں نے بیعت کی۔ بیعت کرنے کے بعد ہر سال قادیان جلسہ پر جاتے تھے اور الفضل کا خطبہ نمبر بھی آپ نے لگوا لیا جو بڑے بہن بھائی آپ کو پڑھ کر سناتے تھے۔ دونوں کو دین کا علم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا اور مجھے یاد ہے کہ ہم سب بہن بھائی الفضل اور رسالہ مصباح انہیں پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔

مکرم رانا منیب احمد خان صاحب لکھتے ہیں:

میرے نانا چوہدری عبداللہ خان صاحب کاٹھ گڑھی کو حضرت مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ آپ الفضل اور دوسرے جماعتی رسالے بھی باقاعدگی سے پڑھتے تھے۔ آپ نے روزنامہ الفضل گاؤں میں اپنے نام جاری کروایا ہوا تھا۔ آپ الفضل کا بغور مطالعہ کرتے تھے پھر چونکہ میری نانی اماں پڑھنا نہیں جانتی تھیں ان کو بھی اور دوسرے افراد کو بٹھا کر الفضل میں سے احادیث اور ارشادات بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پڑھ کر سناتے تھے۔ یہ ان کا روزانہ کا معمول تھا آپ کہا کرتے تھے کہ الفضل ایک نعمت ہے اس کی قدر کیا کرو جب کچھ دیر کے لئے الفضل پر عارضی پابندی لگی تو آپ پرانی الفضل نکال کر پڑھتے اور گھر والوں کو پڑھ کر سناتے تھے۔

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب لکھتے ہیں کہ میری والدہ صغریٰ بیگم صاحبہ خطبات باقاعدگی سے MTA پر سنتیں۔ جب تک نظر کام کرتی رہی الفضل، مصباح اور جماعتی رسائل کا باقاعدہ مطالعہ کرتیں۔ کتب مسیح موعود کا کئی دفعہ مطالعہ کی سعادت پائی۔ بعض اقتباسات ہم کو اکٹھے کر کے سنایا کرتیں۔ الفضل سے خاص بات پڑھتیں تو دن میں کئی بار اس کا ذکر کرتیں۔

مکرم محمد اقبال بشیر صاحب لکھتے ہیں کہ میری پھوپھو جنت بی بی صاحبہ الفضل کا مطالعہ بھی بہت باقاعدگی سے کرتی تھیں الفضل گھر میں آتا تھا۔ الفضل کا مطالعہ بہت گہرائی سے کرتی تھیں۔ مشکل الفاظ پر نشان لگا کر شام کو ہم بچوں کو کہنا کہ نشان والی جگہ سے پڑھ کر اس کا مطلب بتاؤ۔ اس طرح سے ہم بھی الفضل پڑھا کرتے تھے۔

محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ریاض سراء صاحب دوڑ ضلع نوابشاہ روزانہ اخبار الفضل کا مطالعہ کرتیں اور جس دن کسی وجہ سے اخبار نہ پہنچتا تو سارا دن آپ کو فکر لگی رہتی۔

محترم مبارک علی صاحب لکھتے ہیں:

دو ماہ کی غیر حاضری کے بعد گھر آیا تو میز پر ڈھیر الفضل کے پرچوں کا پڑا تھا۔ عصر سے مغرب تک الفضل پڑھنے کا معمول ہے۔ ماشاء اللہ بہت اچھے اچھے مضمون پڑھنے کو مل رہے ہیں۔ (تاریخ وار درج کیا گیا ہے)

محترم چوہدری یوسف علی صاحب سرگودھا بالکل ان پڑھ تھے لیکن ساری عمر جہاں کہیں رہے الفضل ضرور منگواتے رہے۔ پورا اخبار غیر (از جماعت) دوستوں سے سننا آپ کا معمول تھا۔ 23/اگست 1971ء کو وفات پائی۔

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن لکھتے ہیں:

الفضل کا مطالعہ میرے روزانہ کے معمولات میں شامل ہے۔ اتوار کے روز الفضل نہیں آتا تو ایک خلا سا محسوس ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس روحانی نہر کو ہمیشہ جاری و ساری رکھے اور ساری جماعت کو سیراب کرتا رہے۔ آمین

ایک اور خط میں لکھتے ہیں:

آج الفضل کا مصلح موعود نمبر ملا۔ ایک سرسری نظر سے دیکھ لیا ہے (تفصیل سے دوبارہ پڑھوں گا) عناوین سے پتہ لگتا ہے کہ اچھے مفید اور متنوع نوعیت کے مضامین ہیں۔ اچھی خاصی محنت کی گئی ہے۔ جزاکم اللہ

استانی زبیدہ بیگم صاحبہ کے بارہ میں ان کی بیٹی بشریٰ مبین سید صاحبہ لکھتی ہیں:

دینی کتب کے مطالعہ کا بھی بہت شوق تھا اور روزنامہ الفضل کا تو شدت سے انتظار رہتا جب تک شروع سے لے کر آخر تک لفظ بہ لفظ پڑھ نہ لیتیں ان کی تسلی نہ ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں بھی مطالعہ کی عادت گھٹی میں پڑی ہوئی ہے۔ ہمارے گھر میں خدا کے فضل سے 1960ء سے لے کر آج تک الفضل اخبار جاری ہے۔

مکرم محمد شفیع اشرف صاحب مرحوم ناظر امور عامہ جماعتی اخبارات و رسائل خصوصاً روزنامہ الفضل اول تا آخر پڑھا کرتے۔ دعا کے اعلانات پڑھ کر دعا بھی کرتے اور متعلقہ احباب کو دعائیہ خطوط بھی لکھتے۔ بچوں کو بھی الفضل کے مطالعہ کی عادت ڈال دی۔ ان کے بیٹے کہتے ہیں کہ میں نے بہت سے الفاظ اور فقرے الفضل سے سیکھے، فرماتے تھے الفضل کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ انسان کا حلقہ احباب بہت وسیع ہو جاتا ہے۔

سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ بچوں کو ساتھ بٹھا کر الفضل یا کوئی جماعتی کتاب لے کر چند صفحے سناتیں۔ سب بچوں سے بھی پڑھواتیں۔ خاص طور پر سیرۃ النبی ﷺ کے واقعات اور پھر آنسوؤں کی روانی۔

(مصباح ستمبر 97ء ص34)

مکرم فضل الرحمان ناصر صاحب لکھتے ہیں:

میری خالہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا سعید احمد بیگ صاحب قرآن کریم سے گہری محبت رکھتی تھیں۔ بہت معمولی تعلیم تھی لیکن الفضل کا نہایت باقاعدگی سے مطالعہ کرتیں۔ اکثر ان کی چارپائی پر الفضل پڑا رہتا جو وقفے وقفے سے پڑھتی رہتیں۔ (الفضل 25/اکتوبر 2014ء ص7)

مکرمہ حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شریف احمد صاحب راجوری الفضل اور دیگر جماعتی رسائل کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتی تھیں۔

(الفضل 31 جنوری 2015ء)

مکرمہ امۃ القدوس فرحت صاحبہ اپنے والدین کے ذکر میں لکھتی ہیں:

ہماری والدہ سردار بیگم صاحبہ کے بچپن کے زمانے میں لڑکیوں کی تعلیم کا رواج نہیں تھا۔ جب

باقی صفحہ 9 پر

الفضل سے استفادہ کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈنمارک میں 8 مئی 2016ء کو خدام الاحمدیہ کی میٹنگ میں ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:

’’الفضل ربوہ میں میرے خطبات سوال و جواب کی صورت میں شائع ہوتے ہیں۔ آپ بھی خطبہ میں سے سوال و جواب نکال کر ڈینش زبان میں ترجمہ کر کے اپنی سائٹ پر ڈال دیا کریں اس طرح نوجوان پڑھنے لگ جائیں گے۔‘‘

(الفضل 28 مئی 2016ء)

2 جولائی 2005ء کو حضور نے جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلباء کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:

’’الفضل پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ اسی طرح رسالہ ریویو آف ریلیجنز بھی پڑھا کریں۔ اسی طرح پاکستان سے جماعتی رسالہ خالد، تشحیذ الاذہان اور انصاراللہ بھی منگوائیں اور طلباء یہ رسالے بھی پڑھا کریں۔‘‘ (الفضل 18 جولائی 2005ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ دورہ مشرق بعید کے بعد اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 15 نومبر 2013ء بمقام بیت الفتوح لندن بیان فرماتے ہیں۔

’’اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ایک خلاصہ مَیں پیش کروں گا جو ان سات ہفتوں کے دوران سفر میں ہمیں نظر آئے۔ ان جگہوں کی کچھ تفصیل تو وکیل التبشیر صاحب کی رپورٹس جو الفضل کو وہ بھیج رہے ہیں، اُس میں شائع ہو رہی ہیں، اُس میں سے بعض لوگوں نے پڑھ لی ہوں گی..........۔

انگریزی دانوں کے لئے تفصیل چھپ بھی جائے گی اور کچھ الفضل میں اور باقی اخباروں میں بھی آ جائے گی۔‘‘

(الفضل 31 دسمبر 2013ء)

الفضل کے لئے احباب جماعت کے محبت نامے، تحسین، تسکین، تجاویز

مکرم طارق مسعود صاحب کنری عمرکوٹ لکھتے ہیں:

الحمدللہ الفضل کا سالانہ دعا نمبر 2015ء ایمان افروز، معلوماتی اور تاثیرات دعا کے حوالے سے بہت ہی مفید تھا۔ دعاؤں کی قبولیت کے واقعات ازدیاد ایمان کا باعث ہوئے۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان الفضل کو جزائے خیر دے۔ آمین

مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب لکھتے ہیں:

الفضل ہماری تربیت اور اصلاح کے لئے روزانہ مضامین اور رپورٹس شائع کرتا رہتا ہے اور یہ اخبار دن رات ہمارے ایمانوں کو مضبوط اور ہمارے ایقانوں کو ترقی دینے کے لئے ہمہ وقت تیار اور مستعد اور مسلسل حرکت عمل میں ہے اور یقیناً ہم بھی الفضل کے بے حد ممنون اور مشکور ہیں کہ یہ اخبار ہم تک ہمارے پیارے آقا کے شب وروز کی مصروفیات کا عالم اور نقشہ پہنچاتا ہے تاکہ ہم بھی اپنے محبوب امام کے لئے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعہ آپ کی تائید فرماتا رہے۔

مکرم امان اللہ امجد صاحب لکھتے ہیں:

گزشتہ دنوں آپ کے چند اداریے پڑھنے کو ملے۔ مثلاً انفاق فی سبیل اللہ اور ایثار اور 14 نومبر 2014ء کے الفضل میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے مضمون کا انتخاب (جو آج بھی دعوت عمل دے رہا ہے) بھی وقت کا اہم تقاضا تھا۔

مکرم حافظ محمود احمد ناصر صاحب صدر مجلس نابینا ربوہ مربی سلسلہ ہڈیارہ ضلع لاہور لکھتے ہیں:

10 فروری 2016ء کے پرچہ میں نائٹ کمانڈر کا اعزاز پانے والے مکرم افتخار ایاز صاحب کا مضمون پڑھا بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان جیسے اعزازات پانے والے تمام احمدیوں کو مبارک کرے اور ہمیشہ احمدیوں کو اعزازات سے نوازتا رہے۔

مکرم محمد آصف عدیم صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں:

خاکسار روزنامہ الفضل کی اہمیت سے آگاہ تھا لیکن اس کی خرید کی ہمت نہیں پاتا تھا۔ ایک دن مکرم فخر الحق شمس صاحب نائب ایڈیٹر الفضل کی تحریک پر خاکسار نے ہمت کر لی اور الفضل لگوا لیا۔ جب سے ہمارے گھر میں الفضل آنا شروع ہوا ہے ہمارا گھر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا مورد بن رہا ہے۔ بچوں کی تربیت بہتر انداز میں ہو رہی ہے یوں سمجھیں کہ گھر فضل سے بھر گیا ہے اور ہمارے حالات پہلے سے بہت بہتر ہو گئے ہیں۔ الفضل کی روحانی برکات کا میں خود گواہ ہوں اور سب دوستوں اور احمدی احباب کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ بھی الفضل لگوائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

مکرم محمد عاصم حلیم صاحب معلم وقف جدید (ر) لکھتے ہیں۔

قبل ازیں صد سالہ خصوصی نمبر الفضل ہر سال سالانہ نمبرز خصوصاً اس سال کا سالانہ دعا نمبر تو ازحد پسندیدہ اور دعا کے موضوع پر منفرد اور پُرکشش تھا۔ اللہ کرے حسن رقم اور زیادہ۔ روزنامہ الفضل کی دینی معلومات، معلومات عامہ اور پھر ہر قسم کے گھریلو، انفرادی و اجتماعی مضامین اور ٹوٹکے تو ازحد پسندیدہ ہوتے ہیں۔ مضامین کے ساتھ بزرگان احمدیت اور خدمات دین میں پیش پیش، خدمت کرنے والے وفات شدگان کی تصاویر (فوٹوز) کا سلسلہ اور بھی دلچسپ و ایمان افروز ہے۔ ایک عرصہ سے خاکسار کی خواہش بھی تھی کہ ایسے بزرگان وفات شدگان جو واقف یا ناواقف تھے ان کی تصاویر الفضل میں شائع ہوں تو تعارف میں اور پہچان میں آسانی رہے گی۔ یہ خواہش بھی آپ نے ہماری پوری کر دی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اگر صاحب مضمون کی تصویر بھی شامل اشاعت ہو تو اور بھی بہتر ہو۔

مکرم نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ضلع وہاڑی لکھتے ہیں:

روزنامہ الفضل ماشاء اللہ باوجود نامساعد حالات کے اپنا معیار برقرار رکھے ہوئے ہے۔ ہر موضوع پر عمدہ مضامین ایک علم کی طلب رکھنے والے قاری کی تشنگی کو مٹاتے ہیں۔

مکرم محمد سلطان ظفر صاحب زعیم مجلس انصار اللہ فلاور ٹاؤن کینیڈا لکھتے ہیں:

آج مورخہ 21 مارچ 2016ء کا الفضل (مسیح موعود نمبر) دیکھا۔ ماشاء اللہ انتہائی معلوماتی اور تاریخی تصاویر سے مزین ہے۔ یقینی طور پر اس پر بہت محنت کی گئی ہے۔ بجا طور پر آپ اور آپ کے ساتھی دلی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو مستقبل میں اس سے بھی بڑھ کر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محترمہ مبارکہ پروین احمد صاحبہ اہلیہ مبشر احمد صاحب جرمنی لکھتی ہیں:

ماشاء اللہ الفضل بہت اعلیٰ معیار کا ہوتا ہے ربوہ میں روزانہ گھر میں تازہ الفضل آتا تھا اور بچپن سے الفضل پڑھنے کی عادت تھی۔ چنانچہ جرمنی آکر یہ فکر ہوئی کہ اب کیا ہو گا لیکن انٹرنیٹ نے یہ فکر بھی دور کر دی الحمدللہ روزانہ ہر صبح تازہ الفضل پڑھ کر ساری جماعت اور خصوصاً اہل ربوہ کا حال احوال بھی معلوم ہو جاتا ہے۔

مکرم خالد اقبال صاحب لاہور سے لکھتے ہیں:

چند مستقل لکھاریوں کی تصاویر چھاپنے سے ان کا ایک اور تعارف بھی ہو جاتا ہے جو کہ ایک اچھی کوشش ہے۔ انہی مستقل لکھنے والے احباب کا مختصر تعارف بھی ان کے مضمون سے قبل اگر آجائے تو اچھا ہو۔ آپ نے نیٹ پر اخبار کے تازہ شماروں کو رنگین بنا دیا۔ اس میں اگر صرف Heading تک ہی رنگ ڈالے جائیں تو بہتر ہے۔ Colour Contrast پر توجہ دیں۔ Letter to Editor بھی اگر شروع کیا جائے تو اچھا ہو گا۔

الفضل 25،26 نومبر 2015ء میں خلافت خامسہ میں پوری ہونے والی پیشگوئیوں کے عنوان سے مضمون 2 قسطوں میں شائع ہوا۔ مکرم شمشاد احمد ناصر مربی امریکہ نے اسے بہت پسند کیا اور اپنے تمام ساتھیوں اور دوستوں کو بھی یہ مضمون فارورڈ کیا اور پڑھنے کی تلقین کی۔ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے ایڈیٹر صاحب نے بھی منگوایا اور شائع کیا۔

مکرم محمد منیر احمد جاوید صاحب جرمنی سے لکھتے ہیں:

الفضل کا نیا سٹائل مجھے بہت پسند آیا ہے۔

مکرمہ فریحہ خان صاحبہ لندن سے لکھتی ہیں:

الفضل آن لائن بہت عمدہ چیز ہے۔ خاص طور پر ان کے لئے جو ممالک بیرون میں رہتے ہیں۔ میں اس کی مستقل قاریہ ہوں۔ الفضل عالمی احمدیوں کی تعلیم و تربیت میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

مکرمہ سعدیہ خان صاحبہ نیشنل سیکرٹری صحت جسمانی، لجنہ اماء اللہ تھائی لینڈ تحریر کرتی ہیں:

خاکسارہ روزنامہ الفضل ربوہ کا Online مطالعہ کرتی ہے۔ اس میں بہت سی مفید معلومات دی جاتی ہیں۔ جس کو ہم بوقت ضرورت جماعت کے باقی افراد تک پہنچا رہے ہیں۔

مکرم عرفان احمد منصور صاحب نے بھی الفضل کے مضمون نگاروں اور بزرگان کی تصاویر شائع کرنے کی تجویز دی ہے۔ لکھا ہے کہ رنگین ہوں تو بہتر ہے۔

(**جواب:** تجویز بہت اچھی ہے اور اس سے اتفاق ہے ہم وقتاً فوقتاً کوشش کرتے رہتے ہیں مگر اشاعت میں مشکلات ہیں جس کی وجہ سے تصویر کی کوالٹی اچھی نہیں آرہی۔ رنگین تصاویر میں تو خرچ بھی بڑھے گا۔ بہرحال احباب سے دعا کی درخواست ہے۔)

مکرم نصیر احمد بدر صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں:

کچھ عرصہ قبل خاکسار نے ایک خواب میں دیکھا کہ چھوٹی عمر کے کچھ بچے الفضل اخبار دوسرے ملکی اخبارات کی طرح جگہ جگہ لئے پھرتے ہیں اور میں ایک ویگن میں سوار ہوں تو وہاں بھی ایک بچہ الفضل کا تازہ شمارہ لے کر آیا ہے۔ مجھے خوشی ہوتی ہے کہ آج اس پر ہر قسم کی پابندیاں ختم ہو گئی ہیں اور یہ ہمارا پیارا اخبار ہر جگہ سے لے کر پڑھا جا سکتا ہے۔

ایک دوست (جو اپنا نام لکھنا بھول گئے ہیں) تحریر فرماتے ہیں:

احباب جماعت کو کثرت سے الفضل حاصل کر کے تفصیل سے مطالعہ کرنا چاہئے۔ اس کی توسیع اشاعت کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ ذیلی تنظیموں کے اشاعت سے متعلقہ عہدیداران بھی معاونت فرمائیں۔

محترمہ ناصرہ افتخار صاحبہ اہلیہ پیر افتخار الدین صاحب تحریر فرماتی ہیں:

خاکسار بچپن سے الفضل کی قاری ہے اور میرے بچوں کا بچپنا تھا تو حضرت مسیح موعود کی تحریرات سے روشناس کروانے کے لئے الفضل کا پہلا صفحہ ان سے سنا کرتی تھی۔ یہ سب کچھ لکھنے کا مقصد صرف یہی ہے کہ الفضل میں آنے والی ہر تبدیلی کو ہم نظر سے ہی نہیں دل سے محسوس کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی تحریرات سرورق پر چمک رہی ہوتی ہیں۔ بین الاقوامی معلومات، دعوت الی اللہ کرنے والوں کے لئے راہیں روشن کرنے والے واقعات، ملکوں، خطوں کی سیر، صحت سے متعلق بہترین معلوماتی مضامین جماعتی پروگراموں کی اطلاع پھر کتب مسیح موعود کے پرچوں کا جو سلسلہ میں الفضل نے جاری کیا کمال کر دیا۔ حضرت مسیح موعود کی کتب میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے جو خدمت الفضل نے کی ہے تاریخی کام ہے۔ پھر قرآن کریم کی تعلیم عام فہم کرنے کے لئے جو کام الفضل کر رہا ہے وہ واقعی خدا کا فضل ہے۔ خدا تعالیٰ اس ساری محنت کا بہترین اجر اپنی جناب سے آپ کو عطا کرے اور ہم سب قارئین کی دلی دعائیں آپ کو ہمیشہ پہنچتی رہیں۔

مکرم اویس احمد نصیر صاحب مربی سلسلہ اوکاڑہ لکھتے ہیں:

جماعت اوکاڑہ کینٹ کے صوبیدار میجر مکرم مظفر احمد صاحب نے محترم بریگیڈیئر دبیر احمد صاحب کا مضمون متعلقہ غزوات CMH کے ایک ڈاکٹر کرنل شمشاد اختر صاحب کو ارسال کیا جس پر انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور مضمون کو کافی پسند کیا۔

مکرم آصف احمد خان صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا سے لکھتے ہیں:

الفضل کے لاکھوں قارئین اور متوالوں میں سے ایک میں بھی۔ جن کی صبح کی چائے کے ساتھ اگر الفضل نہ ہو تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے دن پھیکا اور بےمزہ ہے۔

الفضل میں شامل تمام مضامین، اقتباسات، نظمیں غزلیں اعلانات و اشتہارات کا چناؤ اور ترتیب نہایت عمدہ ہے۔

کچھ عرصہ سے آن لائن الفضل میں رنگوں کو بھی شامل کر دیا گیا ہے جو ایک عمدہ اقدام ہے۔ رنگ، رنگوں کا امتزاج Contrast اور ان کی ایک خاص ترکیب و ترتیب اخباری صحافت میں بہت اہم ہے۔ ہر رنگ ایک مخصوص موڈ Mood اور جذبات Emotions کا اظہار کرتا ہے اور اسی طرح بعض رنگ بعض موضوعات یا طبقات کے لئے مخصوص سمجھے جاتے ہیں۔

اگرچہ دین میں اس طرح سے رنگوں کی کوئی پابندی تو نہیں ہے لیکن اگر الفضل میں رنگوں کی ترکیب اور خصوصیت کا خیال رکھ لیا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

مکرم طیب صدیق صاحب جماعت مہدی آباد جرمنی لکھتے ہیں:

خاکسار کو اکثر و بیشتر الفضل آن لائن کے مطالعے کی سعادت حاصل ہوتی رہتی ہے اور خاکسار یہ سمجھتا ہے کہ الفضل دینی علم میں ترقی کا ایک اہم ترین ذریعہ ہے۔ پہلے صفحے پر ہی حدیث اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات پڑھنے سے نہ صرف علم میں اضافہ بلکہ دین کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مختلف ممالک یا جماعتوں کے دورہ جات کی رپورٹ پڑھنے میں بہت لطف آتا ہے۔ ان رپورٹس کو پڑھنے سے پتا چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ کس طرح سے جماعت احمدیہ پر اپنے فضلوں کی بارش برسا رہا ہے اور کس طرح سے خلافت احمدیہ کے سائے میں اپنی تائید و نصرت کے نظارے دکھا رہا ہے۔ خطبات امام مختلف طریقوں یعنی پہلے خلاصہ، پھر کچھ عرصہ بعد پورا خطبہ اور بعد میں سوال و جواب کی شکل میں الفضل میں شائع ہوتے ہیں یہ طریقہ کار بھی بہت مفید ہے۔ اسی طرح سے بعض دفعہ مخالفین مختلف اخباروں میں کالم لکھ کر یا خبروں کے ذریعہ جماعت کے خلاف سخت گوئی کرتے ہیں تو الفضل میں ان کا جو جواب شائع کیا جاتا ہے وہ خاکسار کو بہت پسند ہے اس بارہ میں میری تجویز ہے کہ ان جوابات کو کتابی شکل میں شائع کیا جائے تاکہ یہ ایک ہی جگہ اکٹھے مل جائیں۔ الفضل میں رنگین ڈیزائن ایک اچھا اضافہ ضرور ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ رنگوں کی سکیم پُرکشش بھی ہونی چاہئے۔

مکرم ہدایت اللہ ہادی صاحب ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا لکھتے ہیں:

خصوصی شمارہ برائے خلافت (25 مئی 2016ء) کی اشاعت بہت بہت مبارک ہو۔ بلا استثنا تمام مضامین بہت اعلیٰ اور عمدہ ہیں۔ مضامین کا انتخاب زبردست ہے۔ اگر ممکن ہو سکے تو اپنا علمی، تاریخی اور تحقیقی مضمون حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت تحریکات احمدیہ گزٹ کینیڈا کو سافٹ کاپی عطا فرما کر عنداللہ مشکور ہوں۔

تمام اراکین کی خدمت میں سلام اور دل کی گہرائیوں سے بہت بہت مبارک۔

مکرمہ سعدیہ مسعود صاحبہ نے الفضل میں کفالت یکصد یتامیٰ کا اعلان پڑھ کر اس دفتر کا نمبر لیا تاکہ یتامیٰ تک مالی امداد پہنچائی جا سکے۔

مکرم عمران عزیز صاحب جرمنی نے کتب مسیح موعود کے مشکل الفاظ کا ترجمہ وغیرہ شائع کرنے کے متعلق اچھی تجاویز دیں جو متعلقہ دفتر تک پہنچا دی گئیں۔

مکرم منور احمد خورشید صاحب۔ سابق مربی سینیگال

بحری جہاز میں الفضل کا تحفہ

ایک روز میں کسی کام کے سلسلہ میں سینیگال میں واقع پاکستان کے سفارت خانہ میں گیا۔ وہاں ایک اور پاکستانی دوست بھی تشریف فرما تھے۔ احوال پرسی کے بعد انہوں نے بتایا کہ وہ ڈاکار میں سلائی کڑھائی کا کام کرتے ہیں۔ میں نے ان کو بتایا کہ میں تو جماعت احمدیہ کا مربی ہوں۔ اس پر اس دوست کی گرمجوشی قدرے ٹھنڈی ہوگئی اور اپنے کام سے فارغ ہو کر وہ دوست تشریف لے گئے۔ کچھ دیر کے بعد میں بھی اپنے کام سے فارغ ہو کر شہر کو نکل گیا۔ اتفاق سے سر بازار اس دوست سے پھر ملاقات ہوگئی۔ پھر دوبارہ علیک سلیک ہوئی۔ باتوں باتوں میں میں نے انہیں بتایا کہ میں گیمبیا سے آیا ہوں اور اکثر سینیگال میں آتا رہتا ہوں اور کوئی چیز گیمبیا سے منگوانی ہو تو بتائیں۔ کہنے لگے، سنا ہے گیمبیا میں دالیں اور اچار بھی مل جاتا ہے۔ اگر وہ لے آئیں تو بہت مہربانی ہوگی۔ میں کچھ عرصہ کے بعد کسی کام کے سلسلہ میں ڈاکار گیا تو کچھ دالیں اور اچار وغیرہ ان کے لئے ساتھ لے گیا۔ جب میں سامان لے کر ان کی رہائش گاہ پر گیا تو کہنے لگے۔ آپ جب تک ڈاکار میں ہیں، میرا گھر حاضر ہے ادھر ہی رہ سکتے ہیں۔ میں نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ لیکن درخواست کی کہ میرے ڈرائیور کو ادھر رہنے کی اجازت دے دیں تو مہربانی ہوگی کیونکہ میری رہائش کا انتظام ایک اور پاکستانی دوست کے ہاں تھا۔

یہ رمضان کے دن تھے۔ اس نے مجھے کھانے کی پیشکش کی۔ میں نے اسے بتایا میں تو روزے سے ہوں۔ خیر میں نے اپنے ڈرائیور مکرم عثمان دابو صاحب کو اس کے پاس چھوڑا اور خود اپنی رہائش گاہ پر چلا گیا۔ اس طرح روزانہ ہی اس نوجوان سے ملاقات کا ایک سلسلہ چل نکلا۔ ایک دن مجھے کہنے لگا کہ بھائی صاحب اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں آپ سے ایک سوال پوچھ سکتا ہوں۔ میں نے کہا کہ جی بسم اللہ، آپ ارشاد فرمائیں۔ کہنے لگے:

’’ابھی آپ نے مجھ سے نماز کے لئے مصلیٰ مانگا ہے اور دوسرے کمرے میں جا کر نماز ادا کی ہے۔ معاف کرنا! میں نے چھپ کر آپ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے تاکہ میں دیکھوں تو سہی آپ کی نماز کیسی ہے۔! پھر آپ کی عبادت کیسی ہے؟ میں نے آپ کو پوری نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس نماز میں اور ہماری نماز میں تو کوئی فرق نہیں ہے۔ پھر جس روز آپ پہلی بار مجھے ملے تھے تو آپ نے بتایا تھا کہ آپ روزہ دار ہیں۔ پھر یہ آپ کا جو ڈرائیور عثمان ہے، میں نے دیکھا ہے کہ یہ عام نمازوں کے علاوہ نماز تہجد بھی ادا کرتا ہے اور پھر نماز بھی ہماری طرح پڑھتا ہے۔ میں تو بڑا پریشان ہو گیا ہوں کہ یہ سب کچھ کیا ہے۔ آیا جو کچھ ساری عمر میں قادیانی جماعت کے بارے میں سنتا آیا ہوں کیا وہ سب غلط ہے یا آپ کی نماز اور روزہ وغیرہ اندر سے کچھ مختلف ہیں‘‘۔

اس پر میں نے تفصیل کے ساتھ اسے بتایا جس پر وہ سخت حیران ہوا۔

جب تک یہ دوست سینیگال میں رہا باقاعدہ الفضل اخبار لے کر پڑھتا رہا بلکہ ایک دفعہ ایک مال بردار بحری جہاز ڈاکار کی بندرگاہ پر آیا۔ اس کے عملہ میں کچھ پاکستانی نوجوان بھی تھے۔ مکرم صفدر علی صاحب ان کو ملنے کے لئے جہاز پر چلے گئے۔ ان نوجوانوں میں سے کسی نے صفدر علی صاحب سے کہا کہ ہم کافی عرصہ سے سفر پر ہیں۔ اب تو سخت بوریت ہو رہی ہے۔ اس لئے اگر آپ کے پاس کوئی اردو زبان میں پاکستانی اخبار یا رسالہ ہو تو ہمیں دے دیں تو ہم آپ کے بہت ممنون ہوں گے۔ اس پر صفدر علی صاحب نے کہا میرے پاس تو صرف جماعت احمدیہ کے الفضل اخبار پڑے ہوئے ہیں۔ اگر آپ پسند فرمائیں تو وہ میں آپ کو دے سکتا ہوں۔ اس طرح وہ کافی سارے الفضل اخبارات ان بحری جہاز کے ملازمین کو دے آئے اور ان لوگوں نے بھی خوشی سے ان اخبارات کو لے لیا۔

الفضل خلافت احمدیہ کی آواز ہے

الفضل خلافت احمدیہ کی آواز ہے۔ اس کا مرکزی حصہ حضرت مسیح موعود کی تعلیمات اور خلفائے سلسلہ کے ارشادات پر مشتمل ہے۔ 2015ء میں صرف حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے جو ارشادات الفضل میں شائع ہوئے ان کی تفصیل یہ ہے۔

خطبات جمعہ:	52 (فی خطبہ کم از کم 4 صفحات)
خطبات عیدین:	2
دیگر خطابات:	28 (بعض کئی اقساط میں ہیں)
رپورٹ دورہ جات:	42 شماروں میں
خطبات نکاح:	11
خطبات جمعہ کے سوال و جواب:	48
دیگر خطابات کے سوال و جواب:	15
مشعل راہ و ارشادات عالیہ:	38
کل:	236

اس طرح الفضل خلافت احمدیہ کی آواز بنتا ہے۔ تصاویر اس کے علاوہ ہیں۔

یہ مندرجہ بالا تفصیل حضور انور کی خدمت میں عرض کر کے دعا کی درخواست کی گئی تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے شفقت نامہ میں فرمایا:

آپ کی طرف سے گزشتہ سال 2015ء میں الفضل میں شائع ہونے والے ارشادات، خطبات اور خطابات کی جائزہ رپورٹ موصول ہوئی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو الفضل سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا اور الفضل کے تمام کارکنان کا حامی و ناصر ہو اور آپ سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

ک۔ ضیاء

الفضل معلومات کا خزانہ

الفضل ہمارا پیارا روزنامہ اپنی اشاعت کے 103 سال پورے کر چکا ہے۔ الحمدللہ، شفاف صحافت کا یہ سنگ میل بہت بہت مبارک ہو۔

آنکھ کھولی، ہوش وحواس یکجا ہوئے، شعور بیدار ہوا تو گھر میں الفضل کا شمارہ دیکھا، اپنے والدین کا اس کے ساتھ عشق دیکھا۔ والدہ سارے دن کی ذمہ داریوں کو نباہتیں اور رات کو سونے سے قبل تکیئے کے نیچے سے الفضل نکالتیں اور پورا پڑھے بغیر نہ سوتیں۔ الفضل کے ساتھ عشق کا سفر جو ہمارے بزرگوں نے شروع کیا وہ ہماری نسل سے اگلی نسل میں بھی منتقل ہو چکا ہے۔ 2003-04ء تک تو باقاعدگی سے بذریعہ ڈاک ملتا رہا۔ اس کے بعد جب یہ ترسیل حالات کی وجہ سے بے قاعدگی کا شکار ہوئی تو نیٹ سے استفادہ کیا۔ خاکسار کی فیملی صرف الفضل پڑھنے کے لئے نیٹ کا استعمال کرتی ہے۔

یہ تو تھی ہماری محبت کی کہانی جو الفضل کے ساتھ ہے اب اس کے معیار اور افادیت کا ذکر بھی ہو جائے۔

کلام حضرت امام الزمان ہو، خوبصورت فرمودات ہوں، گزشتہ خلفاء کی مشعل راہ تحریرات ہوں، خلیفہ وقت کی مصروفیات، خطبات، محافل، مجالس، کانفرنسز، تاریخ احمدیت، تاریخ پاکستان، صحت کا کوئی مسئلہ ہے؟ علاج درکار ہے۔ ہومیو پیتھک سے کر لیں۔ جڑی بوٹیاں حاضر ہیں۔ کوئی کتاب خود نہ پڑھ سکے ہوں تو حاصل مطالعہ حاضر ہے۔ شاعری کا ذوق ہے تو احمدی شعراء کا جذبوں سے گندھا ہوا وجد آفریں کلام حاضر ہے۔

کرنٹ افیئر ہو یا معلومات عامہ، ہمارے وطن کے قومی دنوں کی سیلیبریشن ہو یا مادر گیتی کے دیگر رنگ، سب کچھ نظر آ جائے گا۔

غرض یہ الفضل ایک اخبار نہیں بلکہ معلومات کا ایک خزانہ ہے۔ احباب جماعت کے لئے یہ ایک محبت کا حصار ہے۔ پختہ تعلق کی ایک مضبوط زنجیر ہے۔

قارئین الفضل کے لئے الفضل آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اس کی صحافت کا معیار اہل وطن کے لئے غیر جانبدار صحافت کی مثال قائم کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ عملہ الفضل کو بہترین توفیق عطا کرتا چلا جائے۔ الفضل کی ٹیم کی کاوشوں نے یقیناً اس کی بہتری میں معاونت کا حق ادا کیا ہے۔

اس شمارہ کے نیٹ ایڈیشن کے ساتھ کچھ تصاویر بھی ہیں۔ احباب وہاں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

مکرم محمد افضل قمر صاحب۔ لاہور

مجھے الفضل میں کیا ملتا ہے

مجھے آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی بابت پڑھنے کا موقع ملتا ہے۔ مجھے حضرت مسیح موعود کی تحریرات پڑھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ مجھے قرآن کی بابت نت نئے علوم پڑھنے کو ملتے ہیں۔ مجھے صحابہ آنحضرت ﷺ اور رفقاء حضرت مسیح موعود کی بابت جاننے کا موقعہ ملتا ہے۔ پھر مجھے خلیفۂ وقت کے ارشادات تحریری شکل میں ملنے کے علاوہ آپ کی ہدایات تفصیل کے ساتھ ملتی ہیں۔ آپ کی زبانی بیان ہونے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہونے والے خدا کے افضال کا تذکرہ پڑھنے کو ملتا ہے۔ جماعت پر ہونے والے خدا تعالیٰ کے ان گنت افضال کے علاوہ ہر گزرتے دن کے ساتھ جماعتی ترقی کی بابت پتہ چلتا ہے، قرآن مجید کی اشاعت اور ان کے ہونے والے تراجم کا علم ہوتا ہے، یہ پتہ چلتا ہے کہ افریقی کیسے جماعت کی آغوش میں آ رہے ہیں، امریکہ میں کیسے کیسے لوگ جماعت کا حصہ بن رہے ہیں، آسٹریلیا میں کون کون سی جگہوں پر بیوت اور مشن ہاؤسز تعمیر ہو چکے ہیں اور ایشیا میں خاص طور پر پاک و ہند بنگلہ دیش اور سری لنکا میں لوگوں اور حکومتوں کا جماعت کے ساتھ برتاؤ کیسا ہے؟ یہاں کے لوگ کیسے جماعت کے احباب پر مظالم ڈھا رہے ہیں اور کیسے میرے پیارے ان تکالیف اور مظالم کو محض خدا کی خاطر برداشت کر رہے ہیں۔

جب میں الفضل کا مطالعہ کرتا ہوں تو مجھے جہاں دنیا جہاں میں ہونے والی جماعتی ترقی کا تذکرہ پڑھنے کو ملتا ہے وہاں یہ چیز بھی میرے علم میں آتی ہے کہ میرا کون کون سا بھائی، کون کون سا بیٹا اور کون کون سی مائیں بہنیں بیمار ہیں اور کون مجھ سے جدا ہو کر اللہ کے حضور حاضر ہو چکا ہے۔ مجھے یہ بھی الفضل سے ہی پتہ چلتا ہے کہ میرے کس کس احمدی بچے اور بچی نے علم کے میدان میں نمایاں پوزیشن لی ہے اور میں جب یہ سب کچھ پڑھتا ہوں تو جہاں خدا کا شکر ادا کرنے کا موقعہ ملتا ہے وہاں مجھے ان سب کے لئے دعا کرنے کا موقعہ ملتا ہے کہ جو تنگدستی کا شکار ہیں، خوشحال ہیں جو بے روزگار ہیں اور جو باروزگار ہیں، جو ترقی کر رہے ہیں، جو ترقی کر چکے ہیں اور جو اسیر ہیں، جو کبیر ہیں، جو بیمار ہیں، جو پریشان ہیں اللہ ان سب پر اپنا فضل فرمائے، سب کی پریشانیاں دور فرمائے۔ سب کی حاجتیں پوری کرے اور سب سے بڑھ کر ہمارے آقا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آپ کی قیادت میں جماعت کی دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی ہو۔ ہم سب ان سب ترقیات اور ثمرات کے عینی شاہد ہوں، ان سے پورے طور پر فائدہ اٹھانے والے ہوں۔ ہماری طرف سے ہمارے آقا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خیر کی خبریں ملیں، خوشی کی خبریں ملیں، اللہ کرے کہ وہ دن جلد آئے۔ ہماری زندگیوں میں ہی آئے۔ آمین

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی خدمت

حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب فرماتے ہیں۔

''ایک بار حضرت مسیح موعود کا ہلواں کی طرف تشریف لے گئے اس روز الواح الہدیٰ کا ذکر ہوا۔ فرمایا۔ غریب عورتیں آ جائیں بعض امراء گھروں میں انہیں بنظر حقارت دیکھا جاتا ہے اور انسان کی اس کی انسانیت اور اس کے ایمان کے لحاظ سے عزت نہیں کی جاتی۔ یہ بہت بڑا اخلاقی نقص ہے۔ **میں چاہتا ہوں۔ ہر گھر میں ایک تختی لگی ہوئی ہو۔ جس پر موٹے خط میں ہدایات درج ہوں۔** اس روز اتفاق سے میری نوٹ بک دفتر ہی میں رہ گئی۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر کے پاس بھی کوئی کاغذ یا کاپی نہ تھی عجب مشکل پیش آئی۔ میں تو حیران ہی تھا۔ مگر حضرت مفتی صاحب نے جھٹ ایک ٹھیکرا اٹھالیا اور اس پر لکھنا شروع کر دیا۔ آگے چل کر ایک پتہ سوکھا ہوا اٹھایا اور بقیہ حصہ اس پر نوٹ کیا۔ یہ تاریخی چیزیں میں نے محفوظ کر لی تھیں۔ اب ملتی نہیں خدا جانے کہاں بھول گئیں۔

سیر کے وقت ڈائری لکھنا بھی کارے دارد والا معاملہ تھا آنکھیں چاہتیں کہ ہم بجائے رستے کے یا نوٹ بک کے اس چہرۂ انور ہی کو دیکھتی رہیں۔ چونکہ ہر ایک کی خواہش ہوتی کہ حضور کے ساتھ ہی چلے۔ اس لئے ٹھوکریں بہت لگتیں۔ اور عموماً پنڈلیاں اور پاؤں زخمی ہو جاتے۔ خصوصاً ڈائری نویس کے جسے چلتے چلتے لکھنا پڑتا۔ حضرت مفتی صاحب کا فل بوٹ البتہ کچھ بچاؤ کر لیتا۔'' (الحکم 21 مئی 1924ء)

الفضل میں مددگار

مکرم تنویر الدین صابر صاحب اپنے والد مکرم لعل دین صدیقی صاحب کے ذکر میں لکھتے ہیں۔

1947ء میں قادیان سے ہجرت کرنا پڑی۔ قادیان سے پیدل چل کر براستہ ڈیرہ بابا نانک پاکستان پہنچے یہ سفر قادیان سے ڈیرہ بابا نانک تک سات دن میں طے کیا۔ راستے میں بڑی تکلیف اٹھا کر پاکستان پہنچے۔ صرف تن کے کپڑے تھے اور کچھ نہ تھا لاہور پہنچے چند دن کیمپ میں رہے پھر والد صاحب کو روزنامہ الفضل میں مددگار کی نوکری مل گئی۔ اکتوبر 1947ء سے نومبر 1948ء تک روزنامہ الفضل میں خدمت کرتے رہے اس وقت مینیجر الفضل محترم رحمت اللہ صاحب شاکر اور ایڈیٹر محترم روشن دین صاحب تنویر تھے بہت پیار کرنے والے بزرگ تھے۔ خدا تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ آمین۔ (الفضل 4 جون 2014ء ص5)

کتابیں۔ دلچسپ حقائق

☆ دنیا میں پہلی مرتبہ ٹائپ رائٹر پر ناول رک ٹوین نے ٹائپ کیا تھا۔ اس ناول کا عنوان Adventures of Tom Sawyer تھا۔

☆ بھارت کے لوگ دنیا میں سب سے زیادہ وقت مطالعہ کرنے والے لوگ ہیں۔ بھارت کے لوگ اوسطاً ہر ہفتے 10.7 گھنٹے مطالعہ کرتے ہیں۔

☆ امریکہ میں سب سے زیادہ امتناع کا شکار ہونے والی کتابیں ہیری پوٹر سلسلے کی کتابیں ہیں جنہیں مذہبی شکایات کی وجہ سے ممنوع قرار دیا گیا۔

☆ دنیا میں سب سے زیادہ عرصے میں فروخت ہونے والی کتاب عہد نامہ جدید ہے جسے کوپٹک سے لاطینی میں ترجمہ کیا گیا تھا۔ یہ کتاب 1716ء میں شائع ہوئی تھی۔ کل 500 کتابیں شائع کی گئی تھیں۔ ان پانچ سو میں سے آخری کتاب 1907ء میں فروخت ہوئی۔

☆ کسی کتاب کے لئے ''بیسٹ سیلر'' کی اصطلاح پہلی مرتبہ 1889ء میں استعمال کی گئی تھی۔ جس کتاب کے لئے ''بیسٹ سیلر'' کی اصطلاح پہلی مرتبہ استعمال کی گئی وہ امریکی مصنفہ ایلس براؤن کا ناول ''فولز آف نیچر تھا'' تھا۔

(روزنامہ دنیا 2 نومبر 2014ء)

بقیہ صفحہ 6۔ مطالعہ الفضل

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے لڑکیوں کی تعلیم کی تحریک فرمائی تو ہمارے نانا جان چوہدری غلام حسین صاحب نے ہماری والدہ کو گھر میں پڑھانا شروع کیا۔ آپ انتہائی ذہین تھیں لہٰذا جلد پڑھنا سیکھ گئیں اور پھر ساری عمر پڑھنے کی شوقین رہیں۔ ہمارے گھر میں جماعت کا تقریباً ہر رسالہ اور اخبار منگوایا جاتا تھا۔ ابا جان چوہدری ہدایت اللہ صاحب الفضل کے ابتدائی خریداروں میں سے تھے۔ امی جان بڑے شوق سے ان کا مطالعہ کرتیں۔ الفضل کا مطالعہ بالخصوص بڑے شوق اور انہماک سے کرتیں اور یہ روٹین آپ کی زندگی کے آخری ہفتوں تک جاری رہی۔

بقیہ از صفحہ 4۔ محترم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی

منظور نہ فرمایا اور چوہدری صاحب نے ع

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

پر عمل کیا اور فی سبیل اللہ اپنی جان قربان کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ طبی تصدیق پیش کر کے بھی تادم واپسیں آپ نے رخصت نہ لی۔ میرے علم کے مطابق آپ واحد شخص تھے جو اس معمولی تعلیم کے باوجود اپنی محنت و قابلیت کے ذریعہ ناظر کے منصب پر فائز ہوئے۔

آپ بہترین دوست، بہت مفید مشیر، صائب الرائے، باحوصلہ، سلسلہ کے نہایت مخلص، اکرام ضیف کرنے والے، نظافت طبع، پرمزاح طبیعت، دور بین بصیرت کے مالک، سنجیدہ طبع، ہمدرد، باوقار بااثر اور باعلم اور اپنے صیغہ کے عملہ سے خصوصاً بھائیوں کا سلوک کرنے والے اور نرمی اور چشم پوشی سے کام لیتے تھے۔ آپ اپنی اہلیہ محترم سہیلہ محبوب صاحبہ بی اے بی ایڈ کے جو نصرت گرلز سکول کی ہیڈ مسٹریس ہیں، سالانہ پرچہ جات دیکھتے وقت پاس بیٹھ جاتے اور کسی طالبہ کے فیل ہونے کو برداشت نہ کرتے اور بار بار تلقین کرتے کہ بچیوں کا دل مت توڑو۔ نرمی اختیار کرو۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے حضور حساب دینا ہوگا۔ اس امر کو ہمیشہ سامنے رکھو۔ افسوس کہ آپ کے اہل و عیال، دامادوں اور اپنی ربیبہ اور اقارب و احباب کا یہ شفیق اور غیر مذاہب کے ایک وسیع حلقہ کا ہر دلعزیز دوست ہمیشہ کے لئے نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

سلسلہ احمدیہ کی انتظامی اور دفتری خدمات کے ساتھ ساتھ چوہدری صاحب قلمی خدمات میں بھی مصروف رہے اور آپ نے متعدد موضوعات پر قلم اٹھایا اور بلند پایہ دینی ادبی مضامین لکھے جو اخبار بدر میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ بعد میں بعض نہایت قریبی دوستوں کے اصرار پر آپ نے اپنے شائع شدہ مضامین کو جمع کر کے ''اردو ادب کا احمدیہ دبستان'' کے نام سے شائع کیا۔ جو نہایت درجہ پسند کیا گیا۔ ازاں بعد آپ نے مرحوم درویشوں کے بارہ میں لکھے گئے مضامین کو یکجا کر کے کتابی صورت میں ''وہ پھول جو مرجھا گئے'' کے نام سے شائع کیا۔ اسے بھی بہت پسند کیا گیا۔

آپ نے اپنی وفات سے قبل بقیہ مضامین کو اخبار بدر سے جمع کر کے

''اردو ادب کا احمدیہ دبستان حصہ دوم''

کے نام سے شائع کرنے کا ارادہ کر کے کام شروع کر دیا تھا۔ ابھی چار کاپیاں ہی لکھی گئی تھیں کہ آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔

☆............☆............☆

عظمتوں کا چراغ

خدا کے فضلوں کا اور اس کی رحمتوں کا چراغ
چمک رہا ہے جہاں میں صداقتوں کا چراغ

دمک رہی ہیں ہر اک سمت اس کی تحریریں
کہ حرف حرف ہے اس کا حقیقتوں کا چراغ

رکھے ہوئے ہے یہ دنیائے علم و فن کا بھرم
ہے یہ جہاں میں صحافت کی عظمتوں کا چراغ

اسی کے دم سے ہے بزمِ سخن میں رعنائی
وقارِ ارض چمن ہے یہ چاہتوں کا چراغ

یہ کر رہا ہے معطر سبھی کو خوشبو سے
دلوں کا چین و سکوں ہے یہ راحتوں کا چراغ

خدا کے فضل سے ہر دور میں رہا روشن
جو جل رہا ہے خدا کی عنایتوں کا چراغ

سبھی کو دیتا ہے یہ ذوقِ حسنِ عزم و یقیں
ہے آج روئے زمیں پر یہ سطوتوں کا چراغ

یہی ہے پیار و محبت کے سلسلوں کا امیں
ہے رہنما یہ وفاؤں کے راستوں کا چراغ

ہمیشہ اس سے چراغاں رہے گا محفل میں
سدا رہے گا یہ ''الفضل'' رفعتوں کا چراغ

عبدالصمد قریشی

خوش نصیب اشعار

مکرم عبدالصمد قریشی صاحب

یہ خاکسار کی انتہائی خوش قسمتی ہے کہ روزنامہ الفضل ربوہ کے سالانہ نمبرز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ میرے اشعار آویزاں ہوتے رہے ہیں۔ یہ خاکسار کے لئے بڑے فخر اور اعزاز کی بات ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اشعار نہایت انکسار کے ساتھ درج ذیل ہیں۔

چشمۂ فیض کہ ہر آن رواں رہتا ہے
باغِ احمد میں بہاروں کا سماں رہتا ہے
ہاتھ اٹھتے ہیں ہر اک اپنے پرائے کے لئے
ان کے سینے میں محبت کا جہاں رہتا ہے
(الفضل 8 دسمبر 2005ء)

خدا کے فضلوں کا زندہ نشان سر پر ہے
ہیں خوش نصیب کہ اک سائبان سر پر ہے
عجب سرور میں کٹتے ہیں اپنے شام و سحر
رہ حیات میں اک پاسبان سر پر ہے
(خلافت جوبلی نمبر الفضل 3 دسمبر 2008ء)

ہر اپنے پرائے کو وہ دیتا ہے دعائیں
اک شخص کے سینے میں محبت کا جہاں ہے
وہ جس کے مہکنے سے معطر ہیں ہوائیں
اس جیسا حسیں پھول زمانے میں کہاں ہے
(الفضل 28 دسمبر 2011ء)

ممالک عالم کے جھنڈوں کی تصویر کے نیچے یہ شعر دیا گیا۔

یہ خوشبوؤں سے معطر ہے جس کی ساری فضا
خدا کا شکر کہ اس گلشن بہار میں ہیں
(خلافت جوبلی نمبر الفضل 3 دسمبر 2008ء)

☆............☆............☆

شکرگزار دل

حضرت مصلح موعود حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے فرماتے ہیں:

''انبیاء کا دل بڑا شکرگزار ہوتا ہے۔ ایک معمولی سے معمولی بات پر بھی بڑا احسان محسوس کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی کتابیں جب دن رات چھپتیں تو باوجود اس کے کہ آپ کئی کئی راتیں بالکل نہیں سوتے تھے لیکن جب کوئی شخص رات کو پروف لاتا تو اس کے آواز دینے پر خود اٹھ کر لینے کے لئے جاتے (یعنی کتابت ہوکر آتی تو خود لینے کے لئے جاتے) اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے جاتے کہ جزاک اللہ احسن الجزاء۔ اس کو کتنی تکلیف ہوئی ہے۔ یہ لوگ کتنی تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ خدا ان کو جزائے خیر دے۔ حالانکہ آپ خود ساری رات جاگتے رہتے تھے''۔ فرماتے ہیں کہ ''میں کئی بار آپ کو کام کرتے دیکھ کر سویا اور جب کہیں آنکھ کھلی تو کام کرتے ہی دیکھا حتی کہ صبح ہوگئی۔ دوسرے لوگ اگرچہ خدا کے لئے کام کرتے تھے لیکن آپ ان کی تکلیف کو بہت محسوس کرتے تھے۔ کیوں؟ اس لئے کہ (-) کے دل میں احسان کا بہت احساس ہوتا ہے۔

(الفضل 19 اگست 1916ء ص 7)

☆☆☆☆☆☆☆

الفضل کے ذریعہ اپنی پہچان ملی

مکرم چوہدری جاوید حیدر حمید صاحب

میرے والد 1961ء میں یوکے ہجرت کر گئے۔ جہاں میرے بھائی اور دو بہنوں کی پیدائش ہوئی۔ میرے دادا پاکستان میں ہی رہے اور میری پیدائش سے قبل ہی وفات پا گئے۔ ہمیں ان سے ملنے کا موقعہ نہیں ملا۔ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ ان کے (یعنی دادا کے) حالات زندگی میرے ساتھ Share کئے جاتے رہے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ زبانی روایات آہستہ آہستہ مٹنے لگیں، حالانکہ وہ موجود تھیں۔

حال ہی میں میری والدہ پرانے مسودات کو شفٹ کر رہی تھیں جو کہ میرے والد مرحوم نے محفوظ کر رکھے تھے۔ تو انہوں نے طے شدہ کچھ پیپرز دیکھے یہ کاغذات روزنامہ الفضل 23,21,19 جولائی 1970ء کے تھے۔ ان میں سے ایک پیپر کو پڑھنے سے ساری بات معلوم ہوئی کہ کیوں ان پیپرز کو دہائیوں سے محفوظ رکھا گیا تھا۔ ان میں میرے دادا مکرم چوہدری غلام حسین صاحب کی قبول احمدیت کا بیان تھا۔ اس آرٹیکل کے پڑھنے سے احمدیت کی سچائی کا پتہ چلا ہے اور اس ہدایت کا جو خدا اپنے نیک بندوں پر نچھاور کرتا ہے۔ اب 100 سال ہو چکے ہیں اس کہانی کو کہ کس طرح کے حالات میرے دادا کو پیش آئے۔

آپ کے بچے اور پوتے اور ان کی نسلیں احمدیت سے attached ہیں اور دنیا کے مختلف حصوں جیسے یوکے، ناروے، جرمنی، پاکستان میں پھیلے ہوئے ہیں اور میں خوش قسمت ہوں کہ میں خلافت کے قریب ہوں اور اس کی برکتوں سے مستفیض ہو رہا ہوں۔

یہ الفضل کا ہی کارنامہ ہے۔ جس نے میری شناخت کو محفوظ کئے رکھا جو کہ مبہم بھی ہوسکتی تھی۔

مذکورہ آرٹیکل چوہدری عبدالواحد محاسب صدر انجمن احمدیہ نے لکھا ہے۔ اللہ ان کے درجات بلند کرے اور جنت میں اعلیٰ مقام دے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15،20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

19 جون 2016ء

12:00 am	الصیام
12:20 am	تلاوت قرآن کریم
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	سٹوری ٹائم
2:30 am	درس القرآن
4:00 am	خطبہ جمعہ 17 جون 2016ء
5:10 am	تلاوت قرآن کریم
6:00 am	الصیام
6:15 am	تلاوت قرآن کریم
7:30 am	الصیام
7:45 am	خطبہ جمعہ 17 جون 2016ء
8:55 am	میدان عمل کی کہانی
9:30 am	درس القرآن
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
12:15 pm	یسرنا القرآن
12:35 pm	رمضان المبارک۔دینی وفقہی مسائل
1:50 pm	فیتھ میٹرز
2:50 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	درس القرآن
5:25 pm	تلاوت قرآن کریم
5:45 pm	خطبہ جمعہ 17 جون 2016ء
6:55 pm	Shotter Shondhane بنگلہ سروس
7:55 pm	رمضان المبارک۔دینی وفقہی مسائل
9:00 pm	پریس پوائنٹ Live
10:05 pm	یسرنا القرآن
10:20 pm	الصیام
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	بیوت الذکر کی ترقیات۔ڈاکومنٹری
11:55 pm	Roots To Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)

20 جون 2016ء

12:25 am	تلاوت قرآن کریم
1:30 am	Beacon of Trtuh (سچائی کا نور)
2:35 am	درس القرآن
4:00 am	تلاوت قرآن کریم
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	خطبہ جمعہ 17 جون 2016ء
6:00 am	رمضان المبارک۔دینی وفقہی مسائل
7:40 am	تلاوت قرآن کریم
8:35 am	خطبہ جمعہ 17 جون 2016ء
9:35 am	درس القرآن
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:55 am	درس حدیث
12:10 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
12:30 pm	الترتیل
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ اردو پروگرام
2:25 pm	سیرت رسول اللہؐ
2:55 pm	خطبہ جمعہ 22 جنوری 2016ء (انڈونیشن ترجمہ)
4:05 pm	درس القرآن
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم
6:15 pm	درس حدیث
6:30 pm	الترتیل
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:10 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
8:30 pm	سیرت رسول اللہؐ
9:00 pm	صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ
10:25 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	سیرت رسول اللہؐ

21 جون 2016ء

12:05 am	تلاوت قرآن کریم
1:30 am	درس حدیث
1:45 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
2:20 am	درس القرآن
4:05 am	تلاوت قرآن کریم
5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	درس حدیث
5:40 am	صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ
6:30 am	سیرت حضرت مسیح موعود
7:25 am	تلاوت قرآن کریم
8:15 am	سیرت رسول اللہؐ
8:45 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
9:15 am	درس القرآن
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
12:00 pm	درس
12:15 pm	یسرنا القرآن
12:30 pm	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
1:00 pm	فوڈ فار تھاٹ
1:25 pm	نور مصطفویؐ
1:50 pm	رمضان المبارک۔دینی وفقہی مسائل
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	درس القرآن
5:40 pm	تلاوت قرآن کریم
5:55 pm	درس
6:10 pm	یسرنا القرآن
6:25 pm	وقف عارضی
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:10 pm	رمضان المبارک۔دینی وفقہی مسائل
9:10 pm	فوڈ فار تھاٹ
9:35 pm	پریس پوائنٹ
10:45 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	نور مصطفویؐ
11:35 pm	تلاوت قرآن کریم

22 جون 2016ء

12:30 am	The Bigger Picture Live
1:20 am	خطبہ جمعہ 17 جون 2016ء (عربی ترجمہ)
2:30 am	درس القرآن
4:10 am	تلاوت قرآن کریم
5:10 am	عالمی خبریں
5:25 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
6:00 am	نور مصطفویؐ
6:15 am	تلاوت قرآن کریم
7:25 am	پریس پوائنٹ
8:25 am	سٹوری ٹائم
8:50 am	فوڈ فار تھاٹ
9:15 am	درس القرآن
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
12:00 pm	درس رمضان المبارک۔لیلۃ القدر
12:30 pm	الترتیل
1:00 pm	The Bigger Picture
1:50 pm	پاک محمد رسول اللہ اور رمضان المبارک
2:20 pm	نعتیہ محفل
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	درس القرآن
5:55 pm	تلاوت قرآن کریم
6:10 pm	درس رمضان المبارک
6:25 pm	الترتیل
6:55 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	دینی وفقہی مسائل Live
9:05 pm	کڈز ٹائم
9:40 pm	نعتیہ مشاعرہ
10:25 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	پاک محمد رسول اللہ اور رمضان المبارک
11:50 pm	فرنچ سروس

23 جون 2016ء

12:20 am	تلاوت قرآن کریم
1:30 am	دینی وفقہی مسائل
2:35 am	درس القرآن
4:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:05 am	عالمی خبریں
5:30 am	نعتیہ محفل
6:15 am	تلاوت قرآن کریم
7:25 am	دینی وفقہی مسائل
8:30 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
9:15 am	درس القرآن
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
12:20 pm	یسرنا القرآن
12:35 pm	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
1:05 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:05 pm	الحمراء پیلس
2:50 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	درس القرآن
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم
6:15 pm	درس رمضان۔درس حدیث
6:30 pm	یسرنا القرآن
7:00 pm	خطبہ جمعہ 17 جون 2016ء
8:05 pm	الحمراء پیلس
8:30 pm	قرآن سب سے اچھا
9:10 pm	Persian Service
9:40 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	تلاوت قرآن کریم

سالانہ تربیتی پروگرام

مکرم مرغوب احمد ضیاء صاحب سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ دارالحکمت کنری ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ دارالحکمت کنری ضلع عمرکوٹ نے مورخہ 15 مئی 2016ء کو اپنا سالانہ ایک روزہ تربیتی پروگرام منعقد کرنے کی توفیق پائی۔نماز فجر کے بعد اس پروگرام کی افتتاحی تقریب ہوئی۔تلاوت قرآن کریم، وعدہ اطفال اور نظم کے بعد مکرم جاوید احمد گوندل صاحب ناظم اطفال ضلع عمرکوٹ نے افتتاحی کلمات کے بعد دعا کروائی۔اس کے بعد اطفال کے معیار صغیر اور معیار کبیر کے الگ الگ علمی اور ورزشی مقابلے ہوئے۔نماز عشاء کے بعد اختتامی تقریب ہوئی۔تلاوت و نظم کے بعد مکرم مظفر احمد صاحب منتظم اعلیٰ پروگرام نے رپورٹ پیش کی۔اس کے بعد مہمان خصوصی مکرم محمد آصف طاہر صاحب مربی ضلع عمرکوٹ نے پوزیشنز حاصل کرنے والی اطفال میں انعامات تقسیم کئے اور تقریر کے بعد دعا کروائی۔حاضرین کی خدمت میں پیک ڈنر پیش کیا گیا۔حاضری 98 رہی۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درویشان قادیان کے متعلق معلومات

تقسیم ملک کے بعد قادیان میں مقیم ابتدائی درویشان کرام کے حالات پر مشتمل تاریخ کی جلد اپنے آخری مراحل میں ہے۔ اس سلسلہ میں تحریر ہے کہ ایسے درویشان کرام جن کی وفات قادیان میں ہوئی اور وہ بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔ ان کی اولاد کے نام شعبہ تاریخ احمدیت کو مطلوب ہیں۔ چنانچہ ایسے درویشان کرام کی اولاد سے درخواست ہے کہ براہ کرم اپنے اسمائے گرامی جلداز جلد شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ کو درج ذیل ایڈریس پر بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

پوسٹ بکس نمبر 20 صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

tareekh.ahmadiyyat@saapk.org

فون نمبر: +92 47 6211902

فیکس نمبر: + 92 47 6211526

(انچارج شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم سعید احمد وفا صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری محمد صادق بھٹی صاحب ولد مکرم چوہدری محمد خان بھٹی صاحب دھیر کے کلاں ضلع گجرات مورخہ 8 جون 2016ء کو 79 سال کی عمر میں مختصر علالت کے بعد بقضاء الٰہی وفات پا گئے۔ 9 جون کو دھیر کے کلاں احمدیہ قبرستان میں مکرم امتیاز احمد کشمیری صاحب معلم سلسلہ دھیر کے کلاں نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا انہوں نے ہی کروائی۔ مرحوم محبت کرنے والے، ملنسار، پنجوقتہ نمازوں کے عادی، روزوں کے پابند، روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، چندوں میں باقاعدہ، خطبہ جمعہ التزام سے سننے والے اور تہجد گزار تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں 2 بھائی 2 بہنیں ایک بیٹا مکرم سلیم احمد صاحب دھیر کے کلاں ایک پوتا اور ایک پوتی سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کی زندگی میں 2 بیٹے اور ایک بیٹی چھوٹی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ نیز آپ کی اہلیہ مکرمہ منظور بیگم صاحبہ بھی وفات پا گئیں۔ آپ نے یہ تمام صدمات صبر اور حوصلہ سے برداشت کئے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

تاریخ احمدیت ضلع گوجرانوالہ

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ تاریخ احمدیت گوجرانوالہ مرتب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلہ میں کام کا باقاعدہ آغاز کر دیا گیا ہے۔ جملہ تحقیقی اور علمی مواد کے حصول کیلئے کوشش کی جارہی ہے۔ احباب جماعت سے استدعا ہے کہ کسی قسم کا تاریخی مواد بابت تاریخ احمدیت ضلع گوجرانوالہ خواہ علمی مواد کی صورت میں ہو یا تصاویر یا کوئی بھی ایسی دستاویز جو تاریخ گوجرانوالہ میں ممد و معاون ہو علاوہ ازیں کوئی تاریخی یادداشت ہو تو تحریری صورت میں ارسال کر دیں یا دفتر امارت ضلع گوجرانوالہ سے رابطہ کیا جائے۔ دفتر کا ایڈریس و فون نمبر درج ذیل ہے۔

فون نمبر: 0553257703

فیکس: 0553859151

billa.munawar@gmail.com

ایڈریس: احمدیہ بیت الذکر، قیوم کالونی سول لائن نزد حیدر ہسپتال گل روڈ گوجرانوالہ

(امیر ضلع گوجرانوالہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ ترکہ مکرم مبرور احمد طاہر صاحب)

مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم مبرور احمد طاہر صاحب وفات پا گئے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 3 بلاک نمبر 9 محلّہ دارالعلوم غربی برقبہ 1 کنال میں سے 3 مرلہ 136 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے جملہ ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم رشید الدین شہزاد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم فاتح الدین اسامہ صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

ماہر امراض معدہ و جگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ و جگر مورخہ 19 جون 2016ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب موصوف سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ربوہ میں سحر و افطار و موسم 18 جون

انتہائے سحر	3:22
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:10
وقت افطار	7:19
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	39 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	29 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

18 جون 2016ء

7:25 am	خطبہ جمعہ 17 جون 2016ء
9:40 am	درس القرآن
4:00 pm	درس القرآن
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live

افطاری کا خصوصی انتظام

کھجوریں، سکنجبین، تازہ پکوڑوں کے علاوہ تازہ اور مزیدار کھانے مٹن کڑاہی، چکن تکے، چکن پیس، چکن سیخ کباب، چکن چپل کباب، شامی کباب، سیخ کباب بیف، چپل کباب بیف، چکن پلاؤ، چکن چائنیز رائس، ویجیٹیبل رائس، اگ رائس، مٹن پلاؤ، بیف پلاؤ، بریانی، مکھنی کڑاہی وغیرہ کی بہترین پیش کش فاران ریسٹورنٹ کے کھلے اور ہوادار گراسی پلاٹ میں۔ چھوٹے بڑے آرڈر بک کروانے کیلئے پہلے درج ذیل فون نمبر پر اپنا آرڈر نوٹ کروائیں۔

فیملیز کیلئے علیحدہ انتظام موجود ہے۔

فاران ریسٹورنٹ مبشر مارکیٹ

دارالرحمت غربی ربوہ 047-6213653

0334-6215901,0331-7729338

پلاٹ برائے فروخت

رقبہ پونے چودہ مرلے

بمقام کنال روڈ مدینہ ٹاؤن فیصل آباد

0300-7743637,00496031692082

رہائشی پلاٹ و زرعی رقبہ برائے فروخت

محلّہ احمد نگر نزد ربوہ میں رہائشی پلاٹ اور زرعی رقبہ برائے فروخت ہے۔ احمد نگر بس سٹاپ سے صرف 250 گز کی دوری پر۔ پختہ سڑک۔ بجلی سوئی گیس۔ میٹھا پانی

برائے رابطہ: 0333-6716644

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

الرفیع بینکویٹ ہال فیکٹری ایریا سلام

بکنگ جاری ہے

رشید برادرز ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ

رابطہ: 0300-4966814,0300-7713128
0476211584,0332-7713128

وردہ فیبرکس

سیل۔ سیل۔ سیل

لان کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے

ڈیجیٹل شرٹس پیس	1150/-
بوتیک شرٹ ڈیزائنرز	850/-
تمام برانڈز کی A Class Replica	1750/-

کلاسک لان

کرتے ہی کرتے، دوپٹے ہی دوپٹے

چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

0333-6711362,0476213883

صاحب جی کی لان کے رنگ اتنے تیکھے کہ باقی سب رنگ لگیں پھیکے

صاحب جی فیبرکس

www.sahibjee.com 047-6212310 :ربوہ

فاتح جیولرز

www.fatehjewellers.com

Email:fatehjeweller@gmail.com

ربوہ فون نمبر: 0476216109

موبائل: 0333-6707165

CASA BELLA

Home Furnishers

Master Craftmanship

FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fortress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com

FABRICS
1- Gilgit Block
Fortress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952

A Complete Range of Furniture, Accessories Wooden Flooring

FR-10

الفضل کے چند خدمت گزار

محترم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی

محترم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ

مکرم عثمان کریم الدین صاحب ایڈووکیٹ لاہور

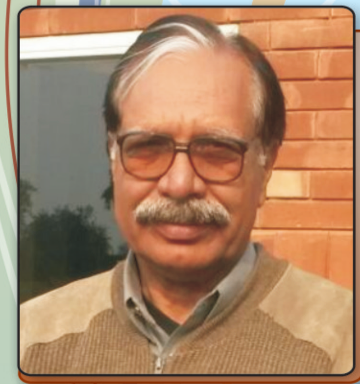
مکرم پرویز چیمہ صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ

محترم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب (پرنٹر الفضل)
اسیر راہ مولیٰ از 30 مارچ 2015ء

مکرم ماسٹر منیر احمد صاحب جھنگ

مکرم مجید احمد قریشی صاحب سرگودھا

مکرم ظہیر احمد ملک صاحب لاہور

مکرم خواجہ محمد احسان صاحب ایڈووکیٹ لاہور

دفتر الفضل میں آجکل خدمات کرنے والا عملہ ایڈیٹر 2016ء

الفضل کے پرانے خدمتگار مکرم آغا سیف اللہ صاحب مینیجر الفضل،
مکرم نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر اور مکرم قاضی منیر صاحب پرنٹر کے ساتھ